تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات 201 تا 2016ء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

مُفتی مُحمّد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

شرح انتخاب احادیث

مکمل 5 جلدیں

جلد نمبر 1 بخاری شریف

جلد نمبر 2 مسلم شریف

جلد نمبر 3 سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

جلد نمبر 4 سنن ابوداؤد، شرح معانی الاثار

جلد نمبر 5 جامع ترمذی شریف

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ھیں
نورانی گائیڈ
باہتمام: ملک شبیر حسین
سن اشاعت فروری 2017
قیمت =/120 روپے
شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ترتیب

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر' کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات' کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات' کتبِ درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ' کوئی لائبریری' کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علی ذٰلک

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں' جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں' تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

القسم الاوّل: تفسیر

درج ذیل کا ترجمہ وتشریح کریں؟

والذین یرمون ازواجھم بالزنا ولم یکن لھم اشھداء علیه الاانفسھم وقع ذالك لجماعة من الصحابة فشھادة احدھم مبتدأ اربع شھدات نصب علی المصدریة بالله انه لمن الصادقین فیما رمی به زوجته من الزنا ۔

جواب: (الف) ترجمہ: اور وہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں اپنی عورتوں پر زنا کا اور نہیں ہے ان کے پاس اس بات پر کوئی گواہ مگر انہی کی جانیں۔ (یہ معاملہ) صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ پیش آیا۔ پس شہادت ان میں سے ایک کی (یہ عبارت مبتدا ہے) چار بار گواہی دینا اللہ کے نام کے ساتھ کہ بے شک وہ اس بات میں سچا ہے اس میں جو اس نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی۔

تشریح: یہ آیت مبارکہ ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ تو اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ وہ بغیر گواہی کے یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حالت زنا میں دیکھے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو ایسے کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اور اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں نے اس عورت کو حالت زنا میں دیکھا ہے اور میں اپنی اس بات میں سچا ہوں۔ بیچ میں علامہ مفسر نے کچھ اس آیت کے

شان نزول کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ معاملہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ پیش آیا۔ اور پھر شہادۃ اربع کی ترکیب بیان کر دی کہ یہ مبتدا ہے اور باللہ انہ الخ پورا جملہ ہو کر اس کی خبر اور اربع مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اس میں عامل شہادۃ مصدر ہے۔

(ب) لعان کی کیفیت لکھیں اور بتائیں کہ اس کی ضرورت کب پڑتی ہے؟

لعان کی کیفیت وطریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت زنا میں دیکھے اور اس کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو پھر چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی۔ عورت پر لعان واجب ہوگا۔ انکار کرے گی تو قید کی جائے گی۔ یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو حد زنا لگائی جائے گی۔ اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی۔ لعان کے بعد قاضی کے کہنے سے تفریق واقع ہوگی۔ اس کے بغیر نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی۔

لعان کی صورت کب؟

جب مرد کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں صرف مرد ہی نے اپنی عورت کو حالت زنا میں دیکھا تو پھر لعان ہوگا۔ اگر مرد اور عورت دونوں اہل شہادت ہوں اور پھر عورت مطالبہ بھی کرے۔ تب مرد پر لعان واجب ہے اور اگر مرد اہل شہادت نہیں مثلاً غلام یا کافر ہے یا محدود فی القذف ہے تو پھر لعان نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مرد تو اہلِ شہادت ہے مگر عورت نہیں تب بھی لعان نہ ہوگا۔

سوال نمبر2: درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَهُوَ الْوَجْهُ وَالْكُفَّانِ فَيَجُوْزُ نَظْرُهُ لِاَجْنَبِيٍّ اَنْ لَّمْ يَخَفْ فِتْنَةً فِيْ اَحَدِ الْوَجْهَيْنِ وَالثَّانِيْ يُحَرِّمُ

لِاَنَّهٗ مَظَنَّةُ الْفِتْنَةِ وَرُجِّعَ حَسْمًا لِلْبَابِ ۔

جواب: (الف) ترجمہ: اور ظاہر کریں عورتیں اپنی زینت کو مگر جو خود ہی ظاہر ہے ان سے اور وہ چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں ہیں۔ اجنبی مرد کو ان کی طرف دیکھنا جائز ہے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو دو قولوں میں سے ایک میں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دیکھنا حرام ہے کیونکہ ان کو دیکھنا فتنے سے خالی نہیں۔ دوسرے قول کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ فتنے کا دروازہ بند رہے۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ کی عبارت میں لگا دیے گئے ہیں۔

(ب) عورت اپنی زینت کن لوگوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے؟ تفصیلاً لکھیں؟

درج ذیل لوگوں کے سامنے عورت اپنا سنگھار وزینت ظاہر کر سکتی ہے:

شوہر، باپ، شوہر کا باپ، بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائی کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے نوکر جو قابل شہوت نہ ہوں کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں بالکل ان کی شہوت ختم ہو چکی ہے، وہ بچے جو عورتوں کے سپیئر پارٹس سے ناواقف ہوں۔

نوٹ: مسلمہ عورت کو کافرہ اور بے دین عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ عورت اپنے غلام سے بھی پردہ کرے گی۔ غلام کا اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے۔

سوال نمبر3: وقالوا مال هذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیه ملك فیکون معه نذیرا یصدقه ۔

(الف) ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) رسول کون سا صیغہ ہے؟ ہفت اقسام میں کیا ہے؟

(ج) سورۂ فرقان کے آخر میں "عباد الرحمٰن" کی جو صفات بیان ہوئی ان میں پانچ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمة العبارة:

اور وہ بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا اور ان کی تصدیق کرتا۔

تشریح: کفار قریش، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت بہت بیہودہ باتیں بکتے تھے۔ ان کی بے ہودہ بکواسات میں سے ایک بکواس یہ بھی تھی کہ وہ یہ کہتے کہ یہ عجیب رسول ہیں کہ کھاتے پیتے بھی ہیں اور بازاروں میں بھی اپنی ضروریات کے لیے چلتے پھرتے ہیں۔ نبی تو ایسا ہونا چاہیے جو ان چیزوں کا محتاج نہ ہو، طلب معاش کے لیے بازار میں ان کو چلنے کی ضرورت نہ ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ہماری طرح کھاتے ہیں لہٰذا یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اگر نبی ہوتے تو ان کے ساتھ کوئی فرشتہ ہوتا جو ان کی رسالت کی گواہی دیتا۔ اگر یہ نبی ہوتے تو اللہ ان کی طرف کوئی خزانہ ڈال دیتا تاکہ بازاروں کے چکر انہیں نہ لگانا پڑتے۔ اگر نبی ہوتے تو اللہ ان کو کوئی باغ عطا کرتا جس کے پھلوں کو یہ بغیر محنت کے کھاتے اور ہمیں بھی کھلاتے جس وجہ سے ان کو ہم پر فضیلت ہوتی۔ ان کے ساتھ نہ کوئی فرشتہ ہے، نہ کوئی ان پر خزانہ اترا' نہ کوئی ان کا باغ تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے بلکہ ان کا تعلق تو ایک غریب گھرانے سے ہے۔ اگر اللہ نے نبی بھیجنا ہی تھا تو کسی سردار کا انتخاب کر لیتا۔ لہٰذا یہ نبی نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) ان پر جادو ہوا ہے' اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہے جس وجوہ سے یہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مفسر نے لولا کے بعد ھلا نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس جگہ لولا' ھلا کے معنی میں ہے۔ اپنے حقیقی معنی یعنی انتفائے ثانی بسبب وجود اول کے معنیٰ میں استعمال نہیں ہے۔

(ج) اللہ کے بندوں کی پانچ صفات:

☆ - زمین پر اکڑ کر نہ چلنا بلکہ نرمی اور عاجزی کے ساتھ چلنا۔

☆ - زنا سے اجتناب کرنا۔

☆ - جاہلوں سے جان چھڑانا اور ان سے اعراض کرنا۔

☆ - رات کے وقت نماز کے لیے بیدار ہونا۔

☆ - فضول خرچی سے پرہیز کرنا۔

القسم الثانی: علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) شرک کی حقیقت اور اس کی اقسام لکھیں؟

(ب) دم کرنا، پھونک مارنا شرعاً کیسا ہے؟ دلائل دیں۔

(ج) من دون اللہ کی تحقیق کریں۔ کیا اولیاء اللہ کے لیے منت ماننا من دون اللہ میں داخل ہے؟ اپنا موقف دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) شرک کی حقیقت:

اللہ کے ساتھ اس کی عبادت میں، اس کے افعال میں کسی کو اس کے برابر ٹھہرانا شرک ہے۔ جب اللہ اور غیر کے درمیان مساوات ثابت نہ ہو گی شرک ثابت نہ ہو گا۔ مالک کو بھول کر کوئی کام کرنا شرک کی حقیقت ہے۔

شرک کی اقسام:

''علوم القرآن'' میں شرک کی پانچ قسمیں بیان کی گئی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی قسم: غیر خدا کو خدا کا ہم جنس تسلیم کرنا جسے یہودی حضرت عزیز کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے اور مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ کی بنات قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قالت الیھود عزیز ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ۔

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر ۔

وجعلوا الملئکۃ الذین ھم عباد الرحمن اناثا ۔

دوسری قسم: اللہ کی طرح کسی کو خالق تسلیم کرنا جیسا کہ عرب کے کافروں کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور اللہ خالق نہیں۔ اس کی تردید اللہ نے اس طرح فرمائی:

واللہ خلقکم وما تعملون ۔ اور: اللہ خالق کل شئی ۔

تیسری قسم: خدا کی ہستی کا انکار کر کے خود زمانہ کو موثر ماننا جیسا فرقہ دہریہ کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقالوا ما هي الا حياتنا الدنيا سموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر .

اس مذہب کی تردید میں بہت سی آیات وارد ہیں۔

چوتھی قسم: ہر شئی کا خالق تو رب ہے مگر وہ ایک بار پیدا کر کے ہار تھک کر اب آرام کے لیے بیٹھا ہوا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے زمین وآسمان چھ دنوں میں پیدا کر کے ساتویں دن آرام کرنے کے لیے بیٹھ گیا تا کہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔ ان کی تردید اس طرح کی۔

ولقد خلقنا السموت والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب .

پانچویں قسم: یہ کہ ہر ذرّے کا خالق و مالک تو اللہ ہے مگر چونکہ اس نے کائنات بہت زیادہ مقدار میں پیدا کر ڈالی ہے اس لیے وہ اب اکیلا اس کو نہیں سنبھال سکتا تھا۔ اس لیے امور کائنات چلانے کے لیے اب اس کو بندوں کا سہارا لینا پڑا جو کہ بادشاہوں کی صورت میں اللہ کے معین ومددگار ہیں اور اللہ ان بندوں کی ہر بات مانتا ہے۔ اس خوف سے کہ اگر میں نے ان بندوں کی بات نہ مانی تو نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔ اس قسم میں عرب کے بہت سے لوگ گرفتار تھے۔

(ب) دم کرنے کی شرعی حیثیت:

دم کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے بلکہ جائز اور حدیث سے ثابت ہے۔ بعض لوگ دم کرنے اور پھونک مارنے سے منع کرتے اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا وہم باطلہ ہے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کہ اندرونی جراثیم بیماری کا باعث بنتے ہیں اور پیٹ کی ہوا جو گرم ہوتی ہے باعث تعفن اور مرض ہے لیکن ان کا یہ کہنا درست نہیں۔ مذکورہ حدیث سے ان کا استدلال درست نہیں ہے۔ یہ صریح نص کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھونک مارنے

کے ساتھ پرندے کو باذن اللہ بنا ڈالتے اور پھونک مارنے سے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو شفایاب کر دیتے تھے۔ اسی طرح قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو سارے مردے زندہ ہوں گے۔ انسان کی ابتداء بھی پھونک سے ہوئی اور انتہا بھی پھونک سے ہوگی۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام پر قرآن مجید پڑھ کر دم فرماتے تھے۔ اسی طرح امام مسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دم ہمارے سامنے پیش کرو، اگر دم میں شرک نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ج) من دون اللہ کی تحقیق:

جب من دون اللہ عبادت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو پھر اس کا معنی ہے "اللہ کے سوا"، جیسے: **انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم .** اور: **ومن يدع مع الله الها اخر .** اور: **ان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا .** ان تمام آیتوں میں من دون اللہ کے معنی ہیں اللہ کے سوا، کیونکہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔

اگر **من دون الله** مدد، نصرت، ولایت وغیرہ معانی کے ساتھ ہو تو پھر اس کا معانی ہے: اللہ کے سوا وہ لوگ جو اس کے مقابل ہیں جیسے: **وما لكم من دون الله من ولي ولا نصير .**

☆ - **ام اتخذوا من دون الله شفعاء .**

ان جیسی مثالوں میں "من دون اللہ" کے معنی ہیں: "اللہ کے مقابل" یعنی اللہ کے مقابل تمہارا کوئی مددگار، ناصر اور سفارشی وغیرہ نہیں ہوگا جو اللہ کا مقابلہ کر کے تمہیں عذاب سے بچا لے۔ اگر ان آیتوں میں مقابل کی بجائے سوا کیے جائیں تو پھر ان آیتوں سے تعارض آئے گا جن میں بندوں کا مددگار ہونا بتایا گیا ہے۔

لہٰذا کوئی بندہ رب کا مدمقابل ہو کر کسی کو نہ بچا سکے گا۔ البتہ اللہ کے ارادے سے اس

کے اذن سے بندے ولی بھی ہیں، شفیع بھی ہیں، مددگار بھی اور وکیل بھی۔

سوال نمبر 5: (الف) مردے سنتے ہیں اور پہچانتے ہیں یا نہیں؟ دلائل دیں۔

(ب) اولیاء کون ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟

(ج) کیا اولیاء کرام مشکل کشا ہیں؟ دلائل سے ثابت کریں۔

جواب: (الف) مردوں کا سننا اور پہچاننا:

مردے سنتے بھی ہیں، آنے جانے والوں کو پہچانتے بھی ہیں اور زندوں کے حالات دیکھتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن وحدیث کی متعدد شہادتیں موجود ہیں جس طرح کہ حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہما السلام نے ہلاک شدہ قوم پر کھڑے ہو کر ان سے باتیں کیں جیسا کہ سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۸۷، ۹۷ اور ۳۹ میں مذکور ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل قبور وداع کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتے ہیں اور یہ بھی خبر دی کہ بدر کے مقتول کافروں نے آپ کے کلام اور خطاب کو سنا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبور کو صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہنے کی اجازت دی جیسے مخاطب سنتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو سلام کہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ ان تمام باتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔

(ب) اولیاء کی تعریف:

ولی ولایت سے ہے اور ولایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک قرب خاص ہے جو اللہ اپنے اطاعت گزار اور برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ جو لوگ اس مقام قرب پر فائز کیے جاتے ہیں ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ لہٰذا اولیاء وہ اہل ایمان ہیں جو اللہ اور رسول کی محبت میں اپنی خواہشات کو فنا کر دیتے ہیں اور ہمیشہ خدا اور رسول کی فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی نظروں میں دنیاداری کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان کی پہچان یہ ہے کہ ان سے عجیب وغریب اور حیرت انگیز کام صادر ہوتے ہیں لیکن ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں۔ پس یہ ہے کہ وہ خلاف شرع کوئی کام نہ کرتا ہو۔

اللہ ورسول سے محبت کرتا ہو، امر بالمعروف کا پابند ہو اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو۔ اوامر کا تارک ہو اور نواہی کا مرتکب نہ ہو۔

(ج) اولیاء وصالحین بطور مشکل کشاء:

جی ہاں، اللہ کے مقبول بندوں سے مدد چاہنا اور ان سے حاجت روائی کرنا، مصائب و الام دور کرنا محبوب اور بزرگان دین کا معمول ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں۔ البتہ ان کو فاعل مستقل نہیں مانتے جس طرح کہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان کبھی ایسی حرکت نہیں کرتا۔

امداد کرنا اور حاجت پوری کرنا حقیقۃً تو اللہ کی طرف سے ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے امداد کے اسباب اور واسطے بھی پیدا نہیں فرمائے۔ قرآن وحدیث کی بے شمار شہادتیں اس پر موجود ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **ولقد همّت به وهم بها لولا ان رّاٰ برهان ربه** ۔ اس برہان سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہی ہیں جو اشارے سے حضرت یوسف علیہ السلام کو منع فرما رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں دوران خطبہ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی راستہ بھٹک جائے یا امداد کا طلب گار ہو اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں کوئی غمگسار نہ ہو تو کہے: **یاعباد الله اعینونی** ۔ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔

اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں سے مدد طلب کرنا اور انہیں ندا کرنا جائز ہے جو غائب ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ سال اول برائے طالبات سال 2015ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

﴿القسم الاوّل: اصول حدیث﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفیں کریں نیز ضبط کی وضاحت کریں؟

صحیح لذاتہ وغیرہ، حسن لذاتہ ولغیرہ ۔

جواب: صحیح لذاتہ:

وہ حدیث ہے جو عادل، تام الضبط اور متصل السند راویوں سے منقول ہو اور وہ حدیث شاذ اور معلل نہ ہو۔

صحیح لغیرہ:

اگر مذکورہ صفات بطور کمال نہ پائی جائیں لیکن اس نقصان کو کثرت طرق سے پورا کیا جاتا ہو تو اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

حسن لذاتہ:

اگر صحیح کے راویوں کی صفات بطور کمال نہ ہوں اور وہ کمی کثرت طرق سے پوری نہ ہو تو اسے حسن لذاتہ کہتے ہیں۔

حسن لغیرہ:

اگر ضعیف حدیث کے ضعف کا نقصان کثرت طرق کی وجہ سے پورا ہو چکا ہو تو یہ حدیث حسن لغیرہ کہلاتی ہے۔

ضبط کی وضاحت:

سنی ہوئی چیز کو اس طرح ثابت محفوظ کہ اس میں نہ خلل آئے اور نہ وہ ضائع ہو اور ضرورت پڑنے پر اس کو حاضر کرنے پر قدرت بھی ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضبط صدر یعنی جو دل میں ثابت ومحفوظ ہو۔ (۲) ضبط کتاب یعنی جو کتاب میں محفوظ وثابت ہو اور ادا کرنے تک اس کتاب کو اپنے پاس محفوظ رکھنا۔

سوال نمبر 2: مدلس، مضطرب، موضوع، عنعنہ اور متفق علیہ کی تعریفیں کریں؟

جواب: مدلس:

اگر راوی اپنے شیخ کی بجائے اس سے اوپر والے شیخ کا نام لے اور ایسا لفظ استعمال کرے جس سے سماع کا شبہ پڑتا ہو تو یہ حدیث مدلس ہے۔

مضطرب:

اگر سند یا متن میں کسی راوی کو آگے پیچھے کر دیا، یا کمی پیشی کر دی یا پھر ایک راوی دوسرے کی جگہ یا متن کو دوسرے متن کی جگہ کر دیا یا پھر اقتصار اور حذف کی وجہ سے متن میں اختلاف ہو گیا تو ایسی حدیث مضطرب کہلاتی ہے۔

موضوع:

وہ بات جو نبی علیہ السلام سے منقول نہ ہو ایسی بات پر حدیث کا اطلاق کرنا ہی ناجائز و منع ہے۔ یہ بس گھڑی ہوئی اور خودساختہ بات ہے۔

عنعنہ:

جس حدیث کو لفظ عن فلان عن فلان کے طریقے سے روایت کیا جائے وہ حدیث معنعن کہلاتی ہے۔

متفق علیہ:

وہ حدیث ہے، جس کو امام بخاری وامام مسلم نے ایک ہی راوی سے روایت کیا ہو وہ

متفق علیہ کہلاتی ہے۔

سوال نمبر 3: صحاح ستہ کون سی کتب ہیں؟ صحاح ستہ کہنے کی وجہ تسمیہ لکھیں، نیز بتائیں کہ امام ترمذی جب "حدیث حسن"، صحیح، حدیث غریب حسن، حدیث حسن غریب صحیح" کہتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہوتی ہے؟

جواب: کتب صحاح ستہ:

صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ مشہور کتابیں ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) صحیح بخاری۔ (۲) صحیح مسلم۔ (۳) جامع ترمذی۔ (۴) سنن ابی داؤد۔ (۵) سنن نسائی۔ (۶) سنن ابن ماجہ۔

وجہ تسمیہ:

ان کا نام صحاح ستہ تغلیب کے طور پر رکھا گیا ہے، اگرچہ ان میں صحیح، حسن اور ضعیف تینوں طرح کی حدیثیں موجود ہیں۔

امام ترمذی کا انداز بیان:

امام ترمذی جب "ھٰذا حدیث حسن غریب" کہتے ہیں تو وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصلاح پر ہوتا ہے یعنی وہ قسم جس میں ن کے نزدیک تعداد طرق کا اعتبار نہیں۔ لہٰذا غرابت اس کے معانی نہیں ہے اور جس جگہ فقط "ھٰذا حدیث حسن" کہتے ہیں تو وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ جس جگہ حسن غریب کہتے ہیں وہاں حدیث کی روایت کے اختلاف طرق کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس قول سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث بعض اسناد سے غریب اور بعض اسناد سے حسن ہے۔

بعض مشائخ نے کہا: امام ترمذی کے قول "حدیث حسن غریب" میں واؤ مذکور یا محذوف او کے معنی کے ساتھ ہے، تو گویا وہ اپنے شک اور تردد کا اظہار کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے یا غریب کیونکہ حدیث کے حسن یا غریب ہونے میں یقینی علم نہیں ہے۔

﴿القسم الثانی: حدیث شریف﴾

سوال نمبر 4: صاحب مشکوٰۃ کا تعارف اور اسلوب مشکوٰۃ المصابیح تحریر کریں؟

جواب: تعارف: علامہ محمد حسین بن مسعود البغوی نے حدیث کی مشہور کتب سے ایک انتخاب تیار کیا اور اس مجموعے کا نام انہوں نے "المصابیح" رکھا لیکن اس مجموعے میں بہت سی ایسی احادیث تھیں جن کے رواۃ اور الفاظ حدیث میں فرق نہ تھا......

بعد ازاں اس مجموعے کو صاحب مشکوٰۃ "ولی الدین عراقی" جن کا اسم گرامی "محمد" تھا اور ان کے والد کا نام "عبداللہ" تھا' نے نئے سرے سے ترتیب دیا اور اس کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھ دیا۔ علامہ ولی الدین عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ ویسے تو پہلے ہی مشہور تھے بلکہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور ومعروف علماء میں شمار ہوتے تھے مگر جب انہوں نے مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے المصابیح کو نئے سرے سے مرتب کیا تو اس کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" نے راتوں رات موصوف کو شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا اور بہت جلد اس کتاب کو حلقہ محدثین میں مقبولیت حاصل ہوگئی۔

علامہ موصوف کے تفصیلی حالات کے بارے میں تذکرہ نگار خاموش نظر آتے ہیں۔ ان کی تصانیف اور بھی ہیں مگر "مشکوٰۃ المصابیح" سب سے زیادہ مشہور ومقبول ہے اور ان کی شہرت کا دارومدار گویا اسی کتاب پر ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کا اسلوب نگارش:

جس طرح حضرت محمد حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتب اور ابواب کو [illegible]ی عمدہ ترتیب سے مرتب کیا اسی طرح صاحب مشکوٰۃ نے بھی اپنی مشکوٰۃ میں کتب اور ابواب کو مسلسل اور ترتیب وار رکھا۔ موصوف کتاب کو ترتیب دینے میں اپنے استاد کے نقش قدم پر ہی چلے، کسی قسم کی تقدیم وتاخیر سے کام نہیں لیا۔

لیکن موصوف تمام مصنفین کے طریقہ کار سے ذرا ہٹ کر چلے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب کے میں ابواب کو فصلوں میں بند کر دیا اور ہر باب کے تحت وہ بیان کیا جو فصلوں میں

بیان ہوتا ہے۔ ہر باب میں تین فصلیں رکھی ہیں۔ پہلی فصل میں ان احادیث کو ذکر جن کو حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یا دونوں میں سے کسی ایک نے تخریج کیا ہو۔ دوسری فصل میں وہ احادیث درج کیں جن کو شیخین کے علاوہ دوسرے ائمہ نے تخریج کیا ہو۔ جبکہ تیسری فصل میں ان چیزوں کا ذکر کیا جو مقصد باب کے موافق ہوں اور جس غرض کے لیے باب باندھا گیا۔

تیسری فصل مصابیح میں مذکور نہیں تھی اس کو صاحب مشکوٰۃ زائد لائے ہیں۔ مصابیح میں ہر باب میں صرف دو دو فصلیں ہیں۔

صاحب مشکوٰۃ نے اپنے قول میں الفصل الاول اور الفصل الثانی کے عنوان سے معنون کیا۔ علاوہ ازیں صاحب مصابیح نے جن احادیث کے راویوں کے ناموں کو ترک کر دیا، صاحب مشکوٰۃ نے یہ کمی بھی پوری کر دی اور ان راویوں کے نام ذکر کر کے بے نشان حدیثوں کو نشان والی بنا دیا۔

سوال نمبر5: وسالوا عن الاشربه فامرهم باربع ومنهاهم عن اربع . امرهم بالايمان بالله وحده قال اتدرون مالايمان بالله وحده؟ قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وصيام رمضان وان تعطوا من الغنم الخمس ونهاهم عن اربع عن الحفتم والدباوالنقير والمزفت .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) تشریح کریں اور حج کا ذکر نہ کرنے کی وجہ لکھیں؟

جواب: اور انہوں نے پینے کے برتنوں کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا چار باتوں کا اور منع فرمایا چار چیزوں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایمان باللہ کا حکم دیا اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا

کرنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ اور یہ کہ تم مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار باتوں سے منع فرمایا: (۱) حفتم سے (۲) دبا سے (۳) نقیر سے (۴) مزفت سے۔

(ب) تشریح الحدیث:

وفد عبدالقیس جن کا تعلق قبیلہ ربیعہ سے تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور انہوں نے قلیل آنے کا عذر پیش کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ چونکہ جنگ وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں، صرف حرمت والے مہینوں میں ہمیں حضور کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کی فرصت ملتی ہے۔ اس لیے ہمیں آپ سے مسائل وغیرہ پوچھنے کا زیادہ موقع نہیں ملتا۔ لہٰذا حق و باطل میں فرق کرنے والے ارشادات سے نوازیں تاکہ ہم اپنی پچھلی قوم کی رہنمائی کریں۔ چنانچہ انہوں نے مخصوص برتنوں کے استعمال کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار طرح کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

(۱) حفتم کے استعمال سے منع فرمایا۔ حفتم سبز کوزے کو کہتے ہیں۔

(۲) دبا کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس سے مراد کدو یا کدو نما صراحی ہے جس میں لوگ شراب نوش کرتے تھے۔

(۳) نقیر سے۔ یہ بھی شراب پینے کا ایک برتن ہے جو درخت کی جڑ سے بناتے تھے۔

(۴) مزفت کے استعمال سے یہ ایک برتن ہے جس پر سیال چیز جس کو زفت کہتے ہیں، ملی ہوتی ہے جیسے: لک وغیرہ ملتے ہیں۔

حج کا ذکر نہ کرنے کی وجہ:

حدیث مذکورہ میں حج کا ذکر اس لیے نہیں کیا کیونکہ اس وقت حج فرض ہی نہیں ہوا تھا۔ یہ واقع ۸ ہجری کا ہے اور حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔

سوال نمبر6: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ۔

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ حصے کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) اعراب اوپر سوالیہ والے حصہ میں لگا دیے گئے ہیں اب ترجمۃ الحدیث ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ گزرا۔ پس آپ نے فرمایا: یہ (میت) آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے۔ پس صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بندہ مومن (جب فوت ہو جاتا ہے تو وہ) دنیا کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے آرام میں آجاتا ہے اللہ کی رحمت کی وجہ سے۔ فاجر بندہ (جب فوت ہو جاتا ہے) بندے، شہر، درخت اور چار پائے اس سے آرام پاتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی تشریح: فاسق وفاجر اور گناہگار بندے کی موت سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ دوسری مخلوق خواہ جاندار ہو یا بے جان، سب کو راحت مل جاتی ہے، وہ سکون میں آجاتے ہیں اور اس کے شر سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ بندوں کا اس کے شر سے خلاصی حاصل کرنا تو ظاہر ہے کہ وہ ان سے لڑتا جھگڑتا ہوگا۔ اب وہ نہ رہا لہٰذا بندوں کو سکون مل گیا۔

فاجر وفاسق انسان اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں ہے۔ اللہ بھی اس سے بغض رکھتا ہے، اس لیے زمین والے بھی اس کی طرف سے اذیت میں رہتے ہیں۔ یہ لوگوں پر جبر وستم کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ کو چونکہ فاسق وفاجر انسان پسند نہیں ہے تو اس کی نحوست اور بدکاری کی وجہ سے

بارش بند ہو جاتی ہے۔ بارش بند ہو جانے کی وجہ سے زمین کھیتی نہیں اگے گی، جس وجہ سے شہر والے پریشان ہوں گے۔ پھر بارش نہ ہونے کی وجہ سے سبزہ وگھاس وغیرہ بھی نہ ہوگا جس وجہ سے جانوروں کو تکلیف ہوگی اور درخت خشک ہونا شروع ہو جائیں گے۔ تو یہ شہروں، درختوں اور چار پایوں کو تکلیف وایذا ہے لیکن جب یہ مرجاتا ہے تو اس کے باعث رکی ہوئی بارش برسنا شروع ہو جائے گی تو سب کی تکالیف دور ہو جائیں گی، تمام کو از سر نو زندگی مل جائے گی اور تمام کو راحت وسکون حاصل ہو جائے گا۔

سوال نمبر7: عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ۔

(الف) زیارا قبور کے جواز وعدم جواز پر اپنا مؤقف مع الدلائل تحریر کریں؟

(ب) ایصال ثواب پر نوٹ لکھیں اور دلائل بھی دیں؟

جواب: (الف) زیارت قبور کا جواز:

قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل اور صبح کا وقت۔ اولیاء کرام کے مزارات پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔ زیارت کا مقصد دکھلاوا نہ ہو اور لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے رسمی کارروائی کرتے ہوئے قبرستان جانا اور وہاں ہنسی مذاق اور گپ شپ لگانا نہ ہو بلکہ زیارت میں عمدہ چیز یہ ہے کہ اہل قبور کے لیے استغفار کرے۔ قبرستان میں جانے اور قبروں کی زیارت کرنے کے بے شمار فوائد ہیں کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے، موت یاد آتی ہے، تکبر زائل ہوتا ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور اہل بقیع کو سلام کہتے اور ان کے لیے استغفار کرتے۔

مرد حضرات کا قبرستان میں جانا تو بالاتفاق سنت ہے البتہ عورتوں کے جانے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کے لیے جانا جائز بتایا اور در مختار میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے۔

مگر بعض کا کہنا ہے کہ عزیزوں کی قبر پر جائیں گی تو جزع فزع کریں گی لہٰذا ممنوع ہے۔ صالحین کی قبور پر برکت حاصل کرنے کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے تو حرج نہیں ہے البتہ جوان اور قابل شہوت عورتیں مثلاً ''انتیاں'' وغیرہ (نہ جوان اور نہ بوڑھی) کے لیے ممنوع ہے۔ زیادہ سلامتی اس میں ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: البتہ حاضری وخاک بوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم مندوبات بلکہ قریب واجبات ہے۔ اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔

(ب) ایصالِ ثواب:

میت کے لیے ہر قسم کی عبادت اور عمل کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ اور قرآن کریم کی تلاوت۔ ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل فرض اور نفل کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر تھوڑا تھوڑا ملے گا تو گویا اصحاب قبور کے لیے زندہ آدمیوں کا دعا کرنا اور نیک عمل کا ثواب ان کو پہنچانا جائز ومستحب ہے۔ اسی طرح میت کی طرف سے اگر صدقہ وخیرات کیا جائے تو میت کو فائدہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سعد کی ماں فوت ہوگئی تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ (تو چونکہ ان دنوں میں پانی کی قلت اور ضرورت تھی اس لیے) آپ نے فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: یہ اُمّ سعد کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کے لیے ہے۔

لہٰذا ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔ اس میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) علامات قیامت لکھیں، نیز بتائیں کہ کس دن اور کس ماہ قیامت قائم ہوگی؟

(ب) عذاب قبر حق ہے؟ یہ عقیدہ دلائل سے ثابت کریں

(ج) مٹی کن جسموں کو نہیں کھاتی؟ وضاحت کریں

جواب: (الف) علاماتِ قیامت:

ساری کائنات کی ایک میعاد ہے جو اللہ کے علم میں مقرر ہے۔ ایک دن آئے گا کہ سب کی سب فنا ہو جائے گی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہے گی، اسی کا نام قیامت ہے۔ قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کو علامات قیامت کہتے ہیں۔ چند ایک علامات قیامت درج ذیل ہیں:

☆ - تین خسف ہوں گے یعنی تین آدمی زمین میں دھنس جائیں گے۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔

☆ - دین پر قائم رہنا اتنا مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ۔ (موجود)

☆ - وقت میں برکت نہ ہوگی یعنی بہت جلدی سے گزرے گا۔ (موجود)

☆ - مال کی کثرت ہوگی اور زمین اپنے خزانے نکال دے گی۔ (موجود)

☆ - شراب خوری، زنا کاری اور بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔ (موجود)

☆ - مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سر پرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ (قریب الموجود)

☆ - علمائے حقانی اٹھا لیے جائیں گے اور ان کی جگہ لوگ جاہلوں کو اپنا امام بنائیں گے۔ (موجود)

☆ - بوقت ملاقات لوگ سلام کے بجائے گالی گلوچ سے گفتگو شروع کریں گے۔ (موجود)

☆ - گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔ (موجود)

☆ - عورتیں مردانہ وضع اختیار کریں گی اور مرد زنانی وضع۔ (موجود)

☆ - زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا اور تاوان سمجھیں گے۔ (موجود)

☆ - لوگ علم دنیا کمانے کے لیے علم دین پڑھیں گے۔ (موجود)

☆ - شرائط وارکان کالحاظ کیے بغیر نماز پڑھیں گے۔ (موجود)

☆ - مسجد کے اندر شوروغل ہوگا۔ (موجود)

☆ - ذلیل آدمی جنہیں تن کا کپڑا نصیب نہ تھا بڑے بڑے محلوں اور عالی شان کوٹھیوں میں فخر کریں گے۔ (موجود)

یہ وہ علامات ہیں جوظہور میں آچکی ہیں۔

دوسری قسم کی وہ علامتیں ہیں جوظہور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ظاہر ہوں گی۔

قیامت آنے والی ہے ذرا ہوشیار ہو جاؤ
مسلمانوں نمازوں کے لیے تیار ہو جاؤ

(ب) عذاب قبر پر دلائل:

عذاب قبر حق ہے اور اس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج۔

اہل بدعت جو اکثر معتزلہ اور کچھ شیعہ پر مشتمل ہیں، نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے حالانکہ مشہور احادیث اس کے ثبوت پر اور عذاب قبر کے حق ہونے پر وارد ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

دلیل نمبر 1: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پشت پھیر کر چلے جاتے ہیں تو بے شک وہ ان کے جوتوں کی کھٹکھٹاہٹ کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں تو اسے بٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس مرد کے

متعلق یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ پس مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھ لے جس کے بدلے تجھے اللہ نے جنت میں ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ تو وہ ان دونوں ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھتا ہے لیکن منافق اور کافر سے کہا جاتا ہے کہ تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا' میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اسے کہا جاتا ہے خدا کرے تجھے معلوم نہ ہو سکے اور تو کچھ بھی نہ پڑھ سکے۔ اسے لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے تو وہ اس طرح زور سے چیختا ہے کہ جنوں اور انسانوں کے سوا اس کے آس پاس کی ہر چیز سنتی ہے۔

اس حدیث پاک سے صاف صاف عذاب قبر ثابت ہوتا ہے۔

دلیل نمبر 2: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اللہ تجھے عذاب قبر سے پناہ میں رکھے۔ (یہ سن کر) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عذاب قبر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

دلیل نمبر 3: ایک مشہور حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے دو سبز شاخیں ان کی قبروں پر گاڑ دیں اور فرمایا: شاخوں کے سبز رہنے تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

اب دیکھیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا تو آپ نے تخفیف عذاب کے لیے سبز شاخیں گاڑ دیں۔

بے شمار آثار وارد ہیں جو عذاب قبر کے حق اور ثابت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!)

(ج) درج ذیل ہستیوں کے اجسام کو مٹی نہیں کھاتی:

نبی، ولی، عالم دین، شہید، حافظ قرآن جو قرآن پر عامل بھی ہو اور جو منصب محبت پر فائز ہو۔ وہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو اور وہ شخص جو ہر وقت درود پڑھتا ہو۔

سوال نمبر 2: (الف) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں، دلائل کے ساتھ واضح کریں؟

(ب) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات لکھیں؟

(ج) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل ہیں؟ اس پر دلائل دیں۔

جواب: (الف) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

الحمد للہ! ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے آتے جاتے ہیں، جس طرح چاہیں تصرفات فرماتے ہیں، اپنی امتوں کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ اس عالم دنیا میں ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنکھ والوں نے ان کے جمال جہاں آرا کی بارہا زیارت کی اور ان کے انوار سے مستفیض ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ قرآن کی متعدد آیات سے ثابت ہے:

آیت نمبر 1: **وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ۔**

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں، جمیع ممکنات پر ان کی قابلیت کے موافق فیض الٰہی ہیں، جملہ موجودات عالم کے لیے اصل الاصول ہیں اور ہر فرد ممکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرع اور شاخ کا حکم رکھتا ہے۔ فیض وہی دیتا ہے جو زندہ ہو، اصل ہو گا تو فرع ہو گی اور فرع کا وجود اصل کے بغیر ناممکن ہے۔

تو یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر روشن دلیل ہے۔

آیت نمبر 2: **ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات، بل احياء ولا**

لکن لاتشعرون ۔

آیت نمبر 3: **ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون ۔**

4- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔'' (بیہقی)

5- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کروائی گئی تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے دیکھا کہ وہ سرخ ٹیلے پر نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری)

ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن سے زیادہ عیاں ہو جاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ذات بابرکات زندہ ہیں۔

(ب) خصوصیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی ایسی خصوصیات سے نوازا جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو نہ ملیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆- سب سے پہلے نبوت آپ کو ملی جیسا کہ حدیث شریف ہے: **كنت نبيا و آدم بين الماء والجسد ۔ (او كما قال عليه السلام)**

☆- قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنی قبر انور سے اٹھیں گے۔

☆- شفاعت کا جھنڈا اور سب سے پہلے اجازت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملے گی۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے لیے مبعوث ہوئے بخلاف دیگر ابنیاء کے کہ وہ صرف اپنی خاص امتوں کے لیے مبعوث ہوئے۔

☆- معراج شریف آپ کا خاصہ ممتاز ہے۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے منصب پر فائز ہیں۔

(ج) افضلیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل واعلیٰ وارفع ہیں۔ اس پر بے شمار آثار

دلالت کرتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت متعدد آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

آیت نمبر 1: ارشاد ربانی ہے:

اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده ۔

علماء کرام اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصائل کمال اور اوصاف مشرف جو جدا جدا انبیاء علیہم السلام کو عطا کیے گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب کو جمع فرما دیا گیا۔تو جب آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

آیت نمبر 2: **ما كان محمد ابا احدمن رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين ۔**

جب نبوت کا دروازہ آپ پر بند ہو گیا تو پھر آپ سب نبیوں سے افضل ہوئے۔

آیت نمبر 3: **وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ۔**

عالم میں جمیع ماسوی جو بھی ہو، آ جاتا ہے۔تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں تو پھر یقیناً افضل بھی ہیں۔

حدیث شریف: **قال عليه السلام: "انا سيد ولد ادم ولا فخرلي ۔"**

میں اولاد آدم کا سردار ہوں لیکن مجھے غرور و فخر نہیں ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصائص عطا فرمائے جو دیگر انبیاء کو نہیں ملے تو یہ چیز بھی آپ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے۔

ان تمام دلائل سے آپ کا تمام مخلوق حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہونا ثابت ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اظہر من الشمس ہوگئی۔

سوال نمبر 3: (الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔مسئلہ واضح کریں؟

(ب) خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ کے اسماء گرامی لکھیں، خلفاء راشدین اور عشرہ

مبشرہ کی وجہ تسمیہ لکھیں؟

جواب: (الف) شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شفاعت کبریٰ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ید اقدس میں ہوگا۔جب تک شفاعت کا دروازہ آپ نہ کھولیں گے کسی کو کوئی مجال نہ ہوگی کہ وہ شفاعت کر جائے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اقسام ہیں۔ایک قسم یہ ہے کہ جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں، یہ شفاعت تمام کے لیے ہوگی خواہ مومن ہو یا کافر، مطیع یا عاصی، موافق ہو یا مخالف۔انتظار حساب کی گھڑی جو سخت جانگزا ہوگی جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہم جہنم میں ڈال دیے جائیں تاکہ اس انتظار سے نجات پا جائیں، اس مصیبت سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہوگا جس پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً:

☆ - کچھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆ - کچھ وہ ہوں گے جو عذاب کے حق دار ہو چکے ہوں بعد از حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نجات دلائیں گے۔

☆ - کچھ کے درجات بلند فرمائیں گے۔

☆ - اور کچھ کے عذاب میں تخفیف کروائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔شفاعت کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اعطيت الشفاعة"۔اللہ کا فرمان ہے: "واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنت" مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی۔شفاعت اور کس کا نام ہے؟ (اللهم ارزقنا شفاعة الحبيب الكريم)

(ب) خلفاء راشدین کے نام:

☆ - حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ - حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ - حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ - حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پھر چھ مہینے کے لیے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خلفاء راشدین کی وجہ تسمیہ:

مذکورہ حضرات کو خلفاء راشدین کہتے اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ وہ اس لیے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔

عشرہ مبشرہ کے اسماء گرامی:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق — حضرت سیدنا عمر فاروق

حضرت سیدنا عثمان غنی — حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

حضرت سیدنا طلحہ — حضرت سیدنا زبیر بن عوام

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف — حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص

حضرت سیدنا سعید بن زید — حضرت سیدنا ابوعبیدہ عامر الجراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

وجہ تسمیہ:

عشرہ دس کے عدد کو کہتے ہیں اور مبشرہ جس کو خوشخبری دی گئی ہو تو چونکہ مذکورہ حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی اس لیے ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر 4: (الف) چند غلط عقائد بیان کر کے ان کی خباثت بیان کریں؟

(ب) حق پر کون سی جماعت ہے؟ دلائل سے واضح کریں؟

(ج) ایمان و کفر کی تعریف کریں اور بتائیں کہ مسلمان کو مشرک کہنے والا کتنا بڑا

گناہگار ہے؟

جواب: (الف) غلط عقائد:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے، ایک ناجی ہوگا باقی سب ناری۔ گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے لیکن امت کو فتنے میں ڈال گئے۔ ان گمراہ فرقوں کے ملے جلے چند عقائد باطلہ درج ذیل ہیں:

☆ - کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی اور رسول ہے اور اس کا کلام کلام الٰہی ہے۔ (یہ عقیدہ سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔)

☆ - بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تسلیم نہیں کرتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر نبی نہیں ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی کا مذہب۔

☆ - بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہر نماز دو ہی رکعت ہیں۔ جیسا کہ چکڑالوی۔

☆ - بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص کتاب ہے۔ (معاذ اللہ)

☆ - بعض یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرات خلفاء ثلاثہ کی خلافت غاصبانہ ہے اور صحابہ کرام کی شان میں نہایت ہی بے ادب و گستاخ ہیں۔

☆ - کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

☆ - بعض کہتے ہیں کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

☆ - بعض کا عقیدہ یہ ہے: ''جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور جانور کو بھی ہوتا ہے۔'' (معاذ اللہ)

☆ - کچھ لوگ کہتے ہیں نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ)

☆ - بعض کا عقیدہ ہے کہ جس چیز پر کلام پاک پڑھا جائے یعنی ختم وغیرہ تو وہ حرام ہو جاتی ہے۔

ایسے ہزاروں کی تعداد میں غلط عقائد رکھنے والے لوگ ہیں اور ان کے عقائد کا بطلان اور ان کی خباثت ادنیٰ تامل سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ وہ صریح نصوص و آثار کے خلاف ہیں۔

اللہ ہمیں بدمذہب اور بد دین لوگوں سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین!

(ب) حق پر کون؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت تہتر (73) فرقے ہو جائے گی جس میں صرف ایک فرقہ جنتی اور ناجی ہوگا باقی سب جہنمی اور ناری ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''من هم يا رسول الله؟'' وہ ناجی اور جنتی فرقہ کون ہے؟ فرمایا: ''ما انا عليه واصحابي۔'' وہ جو مرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہیں یعنی سنت کے پیرو۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا: ''هم الجماعة'' وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سواد اعظم۔ فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں گر پڑا۔ اسی وجہ سے اس ناجی فرقے کا نام اہل سنت و جماعت ہے۔

ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے لہٰذا حق پر اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔ باقی تمام مثلاً وہابی، قادیانی، چکڑالوی وغیرہ ناری فرقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر و نشر اہلسنّت و جماعت کے ساتھ فرمائے۔ آمین

(ج) ایمان اور کفر کی تعریف:

سچے دل سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریات دین سے ہیں، اسے ایمان کہتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ جو حکم یا خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے ان سب کو حق جاننا اور ان پر ایسا یقین رکھنا کہ ذرہ برابر اس میں شک نہ رہے، ایمان کہلاتا ہے اور ان میں سے کسی ایک بات کو نہ ماننا کفر ہے۔

جو شخص کسی مسلمان کو مشرک کہے اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا کہ اس نے افتراء باندھا ہے۔ مسلمان کو مسلمان جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

القسم الاوّل: القدوری

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں؟

(1) کیا ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع جائز ہے؟

جواب: جی نہیں، ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع جائز نہیں ہے۔

(2) ولد الزنا ہونا عیب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر باندی ہے تو ولد الزنا ہونا عیب ہوگا اگر غلام ہے تو نہیں۔

(3) اذان جمعہ کے وقت کی گئی بیع جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اس میں کراہت ہے، البتہ بیع منعقد ہو جائے گی۔

(4) خریدی گئی زمین قبضہ سے پہلے فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جائز ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک ناجائز ہے۔

(5) مبیعہ یا ثمن ہلاک ہونے کی صورت میں اقامہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ثمن ہلاک ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ مبیعہ ہلاک ہونے کی صورت میں نہیں ہو سکتا۔

(6) قدوری کا صحیح تلفظ اور وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: لفظ قدوری میں قاف پر ضمہ پڑھا جائے گا اور دال پر بھی یعنی ''قدوری'' یہ قدور کی طرف منسوب ہے۔ قدور یا تو کسی بستی کا نام ہے یا پھر قدر کی جمع ہے۔ بصورت ثانی مصنف چونکہ ہانڈیوں کا کاروبار کرتے تھے اس لیے ان کو قدوری کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں، نیز حتی یکون الخ قید کی وجہ لکھیں؟

ویجوز بیع اللحم بالحیون عند الی حنیفیة وابی یوسف وقال محمد لایجوز حتی یکون اللحم اکثر مما فی الحیوان .

جواب: ترجمۃ العبارت: گوشت کو حیوان کے بدلے بیچنا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں یہاں تک کہ گوشت زیادہ ہو حیوان میں موجود چیزوں سے۔

تشریح: اگر کسی آدمی نے تیار شدہ گوشت کو سالم وزندہ حیوان کے بدلے فروخت کیا تو یہ سودا کرنا، شیخین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ ایک طرف عددی چیز ہے تو دوسری طرف وزنی چیز ہے لہٰذا جنس مختلف ہوگئی جس وجہ سے اس میں کمی زیادتی جائز ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس مسئلہ میں مؤقف یہ ہے کہ ایسی بیع ایک صورت میں جائز ہے کہ جب گوشت حیوان سے زیادہ ہو اور اتنا زائد ہو کہ حیوان کے اندر جو چیزیں ہوتی ہیں مثلاً پھیپھڑے، تلی، کلیجی وغیرہ۔ ان کے برابر ہو، کیونکہ دونوں طرف جنس ایک ہے لہٰذا اس میں زیادتی جائز نہیں۔

حتی یکون الخ کی وجہ:

اس قید کی وجہ اوپر بیان کر دی گئی ہے کہ گوشت کی زیادتی اس لیے ضروری ہے تاکہ یہ زائد گوشت پھیپھڑوں، جگر، تلی کا مقابل ہو جائے کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوشت اور حیوان گویا ایک ہی جنس ہے لہٰذا اس میں برابری کی بنیاد بیع ہونی چاہیے۔

(ب) ملامسہ، منابذہ، بیع الحاضر للبادی، نجش کی تعریفات بمعہ احکام لکھیں؟

جواب: ملامسہ کی تعریف: بائع کہے کہ میں یہ چیز تم کو اتنے پیسوں میں دیتا ہوں جب تم اس کو ہاتھ لگا لو گے تو بیع واجب ہو جائے گی یا خریدار اس طرح کہے تو بھی ملامسہ ہے۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ بیع فاسد ہے اور منع ہے۔

منابذہ کی تعریف: بائع اور مشتری ایک چیز کی قیمت پر راضی ہو جائیں اور بائع کہے کہ جب میں یہ چیز تمہاری طرف پھینک دوں گا تو بیع لازم ہو جائے گی اور تجھے واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

حکم: یہ بیع باطل ہے زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا مگر شرع شریف نے اس سے منع فرما دیا کہ اس میں دھوکہ ہے اور جوئے کے مترادف ہے۔

بیع الحاضر للبادی: اس کی صورت یہ بنے گی کہ کوئی دیہاتی آدمی شہر میں کوئی چیز بیچنے کے لیے آتا ہے، اب اس آدمی کو شہری ملتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وقت تو ریٹ تیز نہیں ہے، جب تیز ہوگا تو میں بیچ دوں گا، اپنا مال میرے حوالے کر دو اور تم اپنے گاؤں چلے جاؤ۔

حکم: یہ بیع مکروہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا مگر بیع فاسد نہیں ہوگی۔

نجش کی تعریف: لغوی معنی ہے ابھارنا جبکہ اصطلاح شرع میں یہ ہے کہ مبیعہ چیز خریدنے کا ارادہ تو نہیں ہے مگر دوسروں کو ابھارنے اور پھنسانے کے لیے قیمت زیادہ کر دینا۔

حکم: یہ بیع بھی مکروہ ہے اس سے بیع فاسد نہیں ہوگی۔

سوال نمبر 3: خیار عیب، سلم، مرابحہ، اقالہ، ربا کی تعریفات بمعہ احکام لکھیں؟

جواب: خیار عیب کی تعریف:

خرید کردہ چیز کو کسی عیب نکلنے کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار رکھنا۔ اگر مشتری کو بیع ہو جانے کے بعد مبیعہ چیز میں کوئی عیب معلوم ہو تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو ساری قیمت دے کر رکھ لے چاہے تو واپس کر دے۔ اور یہ اس کے لیے جائز نہیں کہ مبیعہ کو رکھ لے اور نقصان کو برداشت نہ کرے۔

سلم کی تعریف: فقہاء کی اصطلاح میں "بیع الدین بالعین" کو سلم کہتے ہیں یعنی قیمت پہلے ادا کرنا اور مبیع بعد میں لینا۔

حکم: یہ بیع مکیلی چیزوں، موزونی چیزوں اور گز کے ساتھ ماپ کر بیچی جانے والی چیزوں اور عددی چیزوں میں جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے

جواز کی سات شرائط ہیں۔

مرابحہ کی تعریف: بازار کی قیمت سے کچھ زیادہ نفع پر بیچنا مرابحہ کہلاتا ہے۔

حکم: یہ بیع جائز ہے۔

اقالہ کی تعریف: لغوی معنی پہلے قول کو غلط کر دینا جبکہ فقہاء کی اصطلاح میں خرید وفروخت کے معاملے کو فسخ کر دینا اقالہ کہلاتا ہے۔

حکم: بیع میں عاقدین میں سے دونوں کو پہلی قیمت کے ساتھ اقالہ کرنا جائز ہے اور اگر کسی نے پہلی قیمت سے زیادہ یا کمی کی شرط لگائی تو شرط لگانا باطل ہے۔

ربٰو کی تعریف: ربٰو کا لغوی معنی ہے زیادتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چینی کو نقد ڈیڑھ کلو چینی کے عوض بیچنا۔

حکم: ربٰو حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"احل اللہ البیع وحرم الربوٰ ۔"

القسم الثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: عام، حقیقت مہجورہ، محکم، دلالۃ النص، مجاز متعارف، خفی کی تعریفیں بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: عام کی تعریف:

عام وہ لفظ ہے جو لفظاً یا معناً غیر محصور مجموعے کو شامل ہو۔ لفظی کی مثال جیسے مسلمون، مشرکون، معنوی کی مثال جیسے ما، من ۔

حقیقت مہجورہ کی تعریف:

وہ حقیقت کہلاتی ہے جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو، جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنے کی

بجائے شخص مراد لینا۔

محکم:

جس میں ظہور معنی اس قدر واضح ہو کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہو اور نہ فسخ کی جیسے:

ان اللہ بکل شئ علیم ۔

دلالۃ النص کی تعریف:

دلالۃ النص وہ ہے کہ اس سے حکم کی علت معلوم ہو جائے جو شارع کا مقصد ہے لیکن اس میں صرف لغوی اعتبار پیش نظر ہوگا اجتہادی نہیں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استنباط کیا جائے گا جیسے: ولا تقل لھما اف ولا تنھر ھما ۔

مجاز متعارف کی تعریف:

لفظ کو غیر ماوضع لہ میں استعمال کرنا مجاز کہلاتا ہے، جیسے: اسد کا استعمال رجل شجاع کے لیے۔

خفی کی تعریف:

خفی وہ ہے جس کا مفہوم کسی صیغہ کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور مانع کی وجہ سے ظاہر نہ ہو، جیسے: السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما ۔ اس آیت میں چور کا حکم تو مذکور ہے لیکن جیب کترے کا حکم مخفی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل حروف کے معانی بمعہ مثال تحریر کریں؟

ثم، واؤ، فاء، بل۔

جواب: ثم کا معنی:

ثم تراخی کے لیے آتا ہے یعنی یہ بتانے کے لیے کہ متبوع اور تابع میں کچھ وقفہ ہوتا ہے، جیسے: جاء نی زید ثم عمرو ۔ مطلب یہ ہے کہ زید آیا پھر کچھ دیر بعد عمرو آیا۔

واؤ کا معنی: عند الاحناف مطلق جمع کے لیے جبکہ عند الشوافع ترتیب کے لیے آتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شوافع کے ہاں وضو میں ترتیب فرض ہے، جیسے: جاء نی زید و عمرو ۔ احناف کے نزدیک اس کا معنی ہے کہ واؤ نے زید اور عمرو کو آنے کے حکم میں جمع کر دیا، یہ نہیں بتایا کہ پہلے کون آیا، بعد میں کون آیا جبکہ شوافع کے نزدیک معنی یہ ہوگا کہ زید آنے میں مقدم ہے اور عمرو مؤخر۔

فاء کا معنی:

فاء تعقیب مع الوصل کے لیے آتی ہے یعنی فاء سے پتہ چلتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ حکم میں متصل ہے اور اس کے بعد ہے، جیسے: ضربت زیدا فعمرا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فعل ضرب پہلے زید پر واقع ہوا اور اس کے بعد متصل طور پر عمرو پر واقع ہوا۔

بل کا معنی:

غلط بات کی تلافی کے لیے آتا ہے، جیسے: جاء زید بل عمرو ۔ متکلم کا ارادہ تو عمرو کے آنے کی خبر دینا تھا مگر غلطی سے زید کے آنے کی خبر دے دی پھر اس غلطی کو دور کرنے کے لیے بل کا استعمال کیا۔

سوال نمبر 6: درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور تشریح کریں؟

اعراب: وَمِثَالُ الْعَرْضِ عَلَى الْخَبَرِ الْمَشْهُوْرِ رِوَايَةُ الْقَضَاءِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ فَإِنَّهُ خَرَجَ مُخَالِفًا بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ۔

جواب: تشریح: ایک خبر مشہور ہوتی ہے اور ایک خبر واحد ہوتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب خبر واحد کے مقابلہ میں خبر مشہور آجائے تو خبر واحد کو چھوڑ دیا جائے اور خبر مشہور پر عمل کیا جاتا ہے۔

یہاں صاحب کتاب خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال ہی دے رہے ہیں۔

خبر واحد یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا اور خبر مشہور یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دلیل مدعی (دعویٰ کرنے والے پر ہے) کے ذمہ ہے اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔"

اب اگر کوئی شخص کسی کا دعویٰ کرے اور ایک گواہ پیش کرے تو اس میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ مدعی سے ایک گواہ اور قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اس پر دلالت کرتی ہے جبکہ جمہور فرماتے ہیں کہ مدعی کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ گواہی کا نصاب دو گواہ ہیں جو اس کے بعد نہیں اور خبر مشہور سے دلیل پکڑتے ہیں۔

جمہور کا طرز استدلال یہ ہے کہ یہ بینہ اور یمین کو مدعی اور منکر کے درمیان تقسیم کرتے ہیں کہ بینہ مدعی کے ذمے ہے اور قسم منکر کے ذمے۔ اب اگر مدعی سے ایک گواہ اور قسم لی جائے تو قسم چونکہ منکر کے ذمے اور حصے میں ہے تو پھر یہ مدعی اس میں شریک ہو جائے گا جو دوسرے کے ذمے اور حصے میں ہے حالانکہ ہم پہلے تقسیم کر چکے ہیں کہ یمین منکر پر اور بینہ مدعی پر ہے۔ تو خرابی اسی وجہ سے آئی کہ خبر واحد پر عمل کیا حالانکہ خبر مشہور موجود ہے۔ لہٰذا خبر مشہور پر عمل کریں گے اور خبر واحد کو چھوڑ دیں گے تاکہ مذکورہ خرابی لازم نہ آئے۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: عربی ادب

درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلاً اِلٰی حَرَمٍ　　كَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ　　عَلَیْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تھوڑے حصے میں ایک حرم سے دوسرے حرم کی طرف سیر فرمائی جیسے چودھویں کا چاند سخت تاریکیوں والی رات میں سیر کرتا ہے۔

(۲) اور آگ افسوس سے ٹھنڈی سانس لینے لگی اور نہر فرات ندامت سے اپنا سرچشمہ بھول گئی۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ میں لگادیے گئے ہیں۔

سوال نمبر2: (الف) درج ذیل شعر کا ترجمہ اور تشریح کریں؟

فانه شمش فضیل هم کواکبها　　یظهرن انوارها للناس فی الظلم

جواب: ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں۔ جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے ہیں۔

تشریح: علامہ ناظم فاہم نے اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی انبیاء علیہم السلام کے تعلق کی وجہ بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل وکمال کے آفتاب ہیں اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں۔ تو جس طرح سورج اور ستارے عالم کو روشنی بخشتے ہیں اسی طرح حضرات انبیاء کرام بھی نور ہدایت کے ساتھ لوگوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ جس طرح جب سورج غائب ہوتا ہے تو تب ستارے ظاہر ہو کر روشنی دیتے ہیں اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے حضرات انبیاء علیہم السلام نے لوگوں

کی رہنمائی کی ان کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور ان کو نور ہدایت سے ہمکنار کیا۔ تو جس طرح چاند سورج نکلنے کے بعد چھپ جاتا ہے اسی طرح باقی انبیاء علیہم السلام بھی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی
طیف	خیال
ارق	ماضی کا صیغہ اس نے چھین لیا
قصیدة	سات یا دس اشعار سے زائد نظم کے قصیدہ کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا تین سے زائد اشعار کی نظم کو کہا جاتا ہے۔
منشیٔ	اسم فاعل کا صیغہ، پیدا کرنے والا
هول	اس کی جمع اهوال آتی ہے بمعنی سخت، ہولناک، مصیبت
کونین	دونوں جہاں، کون کی تثنیہ ہے۔
اعیی	اس نے بے بس اور عاجز کر دیا، باب افعال سے ماضی کا صیغہ۔

سوال نمبر3: درج ذیل شعر کا ترجمہ وتشریح کریں؟

دع ما ادعته النصاری فی نبیهم　　واحکم بما شئت مدحا فیه واحتکم

جواب: ترجمہ: جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں دعویٰ کیا تو اسے چھوڑ دے، اس کے علاوہ بحالت مدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتوں کو بیان کر اور خوب فیصلہ کر کے بیان کر۔

تشریح: علامہ ناظم فاہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے انسان بلاشبہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہیں مگر اس قدر غلو نہ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا کہ انہیں خدا کا بیٹا ہی بنا ڈالا۔ پس اس کے علاوہ آپ کی شان جس طرح چاہو بیان کرو مگر جزو

خدانہ بناڈالو۔

(ب) خط کشیدہ صیغے مع ہفت اقسام وشش اقسام لکھیں؟

جواب: ادعت: باب افتعال سے واحد مؤنث غائب فعل ماضی کا صیغہ ہے۔ شش اقسام سے ثلاثی مزید فیہ جبکہ ہفت اقسام سے ناقص واوی ہے۔ بعد از تعلیل ناقص یائی۔

شنئت: باب فتح یفتح سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی کا صیغہ ہے، شش اقسام سے ثلاثی مجرد ہے جبکہ ہفت اقسام سے مہموز العین وناقص یائی ہے۔

القسم الثانی: مقامات حریری

سوال نمبر 1: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کے مفردات لکھیں، نیز دنیا ہفت اقسام سے کیا ہے؟

”وصحاف الالوان اشهى عندك من صحائف الاديان وتحمي عن النكر ولاتتحاماه تباً لطالب الدنيا لنى اليها انصابه .

جواب: ترجمۃ العبارۃ: اور رنگارنگ کھانوں کے پیالے تجھے دینی کتابوں سے زیادہ پسند ہیں، اور تو دوسروں کو برائی سے روکتا ہے اور خود اس سے دور نہیں ہوتا۔ ہلاک ہو دنیا کو طلب کرنے والا کہ اس نے اپنی توجہ اس دنیا کی طرف پھیری۔

خط کشیدہ الفاظ کے مفردات:

صحاف: صفحة کی جمع (پیالے)　　الوان: لون کی جمع (رنگ)

صحائف: صحيفة کی جمع (کتاب)　　ادیان: دین کی جمع (مذہب)

دنیا: دنو سے مشتق ہے اور ہفت اقسام سے ناقص وادی ہے (مردود، قریب)

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغوں کی تحقیق کریں؟

فكان الجماعة ارتابت بعزوته وابت تصديق دعوته فتوجس ماهجس في افكارهم وفطن لما بطن من استنكارهم وحاذر ان يفرط اليه زم ثم قال ياروأة القريض .

جواب: ترجمۃ العبارت: پس گویا جماعت اس کے اپنے شعر بتانے میں شک کرنے لگی اور اس کے دعویٰ کی تصدیق سے انکار کرنے لگی، پس وہ سمجھ گیا جو کچھ ان کی سوچوں میں گزرا اور ان کے پوشیدہ انکار کو سمجھ گیا۔ اس نے خوف محسوس کیا کہ اس کی طرف برائی پیش قدمی نہ کر بیٹھے۔ پھر اس نے کہا: اے شعر کے راویو!

ارتابت: باب افتعال سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ اور ہفت اقسام سے اجوف یائی ہے۔

ابت: باب فتح یفتح سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور ہفت اقسام سے ناقص یائی ہے۔

توجس: باب تفعل سے واحد مذکر غائب فعل ماضی کا صیغہ اور ہفت اقسام سے صحیح ہے۔

رواۃ: راوی کی جمع۔ ہفت اقسام سے لفیف مقرون ہے بروزن فعال۔

سوال نمبر 3: درج ذیل کا اردو ترجمہ کریں؟

لولاه لم تقطع يمين سارق　　ولابدت مظلمة من فاسق

ولا اشماز باخل من طارق　　ولا شكا الممطول مطل العائق

استسنى القوم قيمة واستغفروا ديمته واجملوا عشرته

وجملوا قشرته احتذينا الوجي واغتذينا الشجي واستبطنا الجوى

وطوينا الاحشاء على الطوى .

جواب: ترجمہ: اور اگر وہ (اشرفی) نہ ہوتی تو چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا، فاسق سے گناہ سرزد نہ ہوتے، بخیل ترش نہ ہوتا مہمان سے۔ اور قرض خواہ قرضدار کے دیر کرنے کی شکایت نہ کرتا۔

(تو اس وقت) لوگ اس کو بیش قیمت خیال کرنے لگے، اس کی بارش کو زیادہ سمجھنے لگے اور اس کے میل جول کو اچھا جاننے لگے۔ انہوں نے اس کو خوبصورت کپڑے پہنا دیے...... ہم نے فرسودگی اور پاؤں کے گھسنے کا جوتا پہنا اور غم وغصہ کو اپنی غذا بنا لیا...... اندرونی سوزش کو ہم نے اپنے پیٹ میں جگہ دی اور ہم نے آنتوں کو آپس میں بھوک کی وجہ سے لپیٹ لیا۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) بلاغت متکلم کی تعریف کریں؟

(ب) بلاغت متکلم کے لیے کن امور کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) بلاغت کلام اور مقتضی الحال کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) بلاغت کلام کی تعریف:

بلاغت فی الکلام وہ ہے جو کلام اور متکلم کی صفت ہے۔

(ب) امور ضروریہ کا بیان:

جو شخص علم بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی اور علم بیان حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

(ج) بلاغت کلام کی تعریف:

فصیح کلام کا مقتضی الحال کے مطابق ہونا بلاغت فی الکلام کہلاتا ہے۔

مقتضی الحال کی تعریف:

مخصوص طریقہ وصورت جس کے موافق کلام کو لایا جاتا ہے مثلاً مخاطب جب حکم کا منکر ہو تو کلام کو تاکید کے ساتھ لانا ضروری ہے۔ اگر خالی الذہن ہو تو تاکید خالی لایا جائے گا۔

سوال نمبر 2: (الف) خبر کے تاکید سے خالی ہونے اور مشتمل ہونے کے اعتبار سے کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔

(ب) امر کے صیغے دوسرے معانی کے لیے بھی آتے ہیں، ان میں سے کوئی چھ معانی

بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) خبر کی اقسام:

تاکید پر مشتمل ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں:

(1) ابتدائی: جب مخاطب کا ذہن خالی ہو۔

(2) طلبی جب مخاطب تردد میں ہو۔

(3) انکاری: جب مخاطب کا حکم منکر ہو۔

(ب) امر کے معانی:

کبھی کبھی امر کا صیغہ اپنے اصل معنی کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے ان میں سے چھ معانی درج ذیل ہیں:

(1) دعا کے لیے ہو جیسے: رب زدنی علمًا۔

(2) التماس کے لیے ہو جیسے دوسرے آدمی کو اپنے ہم پلہ سمجھتے ہوئے کہنا "اعطنی الکتاب۔"

(3) دوسرے کو جھڑکنے کے لیے ہو جیسے: اعملوا ما شئتم۔

(4) کسی کی اہانت وتذلیل کے لیے ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: کونوا حجارۃ او حدیدا۔

(5) اختیار دینے کے لیے ہو جیسے: خذ ھذا او ذاك۔

(6) اباحت یعنی مباح کرنے کے لیے ہو جیسے: کلوا واشربوا۔

سوال نمبر 3: (الف) علم بیان کی تعریف کریں؟

(ب) العلم کالنور فی الھدایۃ کی علم بیان کے اعتبار سے ترکیب کریں؟

(ج) مشبہ ومشبہ بہ دونوں حسی ہوں، ان کی مثال دیں؟

جواب: (الف) علم بیان کی تعریف:

علم بیان وہ علم ہے، جس میں تشبیہ، مجاز اور کنایہ کے بارے میں بحث ہو۔

(ب) العلم کالنور فی الھدایۃ کی ترکیب:

اس مثال میں علم مشبہ ہے اور کاف حرف جار حرف تشبیہ ہے اور نور مشبہ بہ ہے اور فی الھدایۃ وجہ شبہ ہے۔

(ج) جب مشبہ اور مشبہ بہ حسی ہوں یعنی محسوس ہوتے ہوئے ہوں تو ان کی مثال یہ ہے: **الورق کالحریر فی النعومۃ** (نرم پن میں ورق ریشم کی طرح ہے)

سوال نمبر 4: (الف) الجھل کالموت اور ھو بحر فی الجود کس کس کی مثال ہے؟

(ب) تشبیہ بلیغ، تشبیہ مرسل اور تشبیہ تمثیل کی تعریفیں بمعہ مثالیں لکھیں؟

جواب: (الف) ممثل لہ کی وجہ تعیین:

الجھل کالموت کا ممثل لہ "مشبہ اور مشبہ بہ عقلی ہوں" ہے جبکہ **ھو بحر فی الجود** کا ممثل لہ تشبیہ مؤکد ہے۔

(ب) تشبیہ بلیغ:

وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہوں جیسے **وجعلنا اللیل لباسا**۔

تشبیہ مرسل:

وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ ذکر کیا گیا ہو جیسے: **زید کالاسد**۔

تشبیہ تمثیل:

جب وجہ شبہ متعدد سے ماخوذ ہو تو اس کو تشبیہ تمثیل کہا جاتا ہے، اس کا دوسرا نام تشبیہ مرکب بھی ہے مثلاً چمکتے ہوئے انگور کے گچھے کے ساتھ جب کسی کو تشبیہ دی جائے تو یہ تشبیہ تمثیل ہوگی کیونکہ اس میں وجہ شبہ یعنی انگور متعدد ہیں۔

سوال نمبر 5: (الف) انشاء طلبی کی کل کتنی قسمیں ہیں؟ نام لکھیں۔

(ب) ان میں سے کسی دو کی تفصیل لکھیں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی کی اقسام:

اس کی پانچ اقسام ہیں:

امر، نہی، استفہام، تمنی، ندا۔

(ب) دو قسموں کی وضاحت:

نہی:

اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر کسی دوسرے کو فعل سے رکنے کو کہنا نہی کہلاتا ہے۔

صیغۂ نہی:

نہی کا حرف ایک ہی صیغہ آتا ہے اور وہ یہ کہ فعل مضارع پر لائے نہی داخل کر دینا جیسے لایضرب۔

دوسرے معانی:

کبھی صیغہ نہی اپنے اصلی معنی کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے وہ چار ہیں:

(1) دعا کے لیے ہو جیسے: **ولا تشمت بی الاعداء**۔

(2) التماس کے لیے ہو جیسے: **لاتبرح من مکانك حتی ارجع الیك**۔

(3) آرزو کے اظہار کے لیے ہو جیسے: **یالیل طل یانوم زل یاصبح قف لاتطلع**۔

(4) جھڑکنے کے لیے ہو جیسے اپنے غلام یا خادم سے یوں کہا جائے **لاتطع امری**۔

تمنی:

کسی ایسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا جس کے محال ہونے کی وجہ سے امید نہ ہو یا بعید الوقوع ہونے کی وجہ سے۔

حروف تمنی:

حروف تمنی چار ہیں جن میں سے ایک اصلی اور دوسرے غیر اصلی ہیں، وہ یہ ہیں:

(1) لیت (اصل)، (2) هل، (3) لو اور (4) لعل ۔

مثالیں:

لیت کی مثال جیسے لیت الشباب یعود ۔

هل کی مثال جیسے هل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا ۔

لو کی مثال جیسے فلو ان کنا کرهة فنکون من المؤمنین ۔

لعل کی مثال جیسے أسرب القطا هل من یصیر جناحه، لعلی الی من هویت اطیر ۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: ضعف تالیف: کلام کا نحوی قانون کے خلاف ہونا جیسے لفظاً ومعناً دونوں کے خلاف ہو۔ جیسے: ضرب غلامه زیدا ۔ اس مثال میں غلامہ کی ضمیر زید کی طرف راجع ہے جو لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح بعد میں ہے۔

مخالفت قیاس:

کلمے کا صرفی قانون کے خلاف ہونا جیسے بوق کی جمع بوقات لانا اور اجل کو اجلل پڑھنا صرفی قانون کے خلاف ہے۔

تعقید: کلام کا تقدیم وتاخیر یا کسی اجنبی فاصلے کی وجہ سے اپنے مرادی معنی پر ظاہر الدلالت نہ ہونا جیسے درج ذیل شعر میں:

جفخت وهم لایجفخون بهابهم

شیم علی الحسب الاغر دلائل

اس شعر میں شیم موصوف ہے اور اس کی صفت دلائل کے درمیان اجنبی کا فاصلہ آگیا اسی طرح بھم جفخت کے متعلق ہے اس کو مؤخر کر دیا گیا۔

اسی طرح مجاز اور کنایہ کے استعمال سے بھی مرادی معنی جلد سمجھ نہ آئے تو بھی تعقید ہے، جیسے: نشر الملك السنة فی المدینة ۔ اب السنة سے جاسوس مراد لینا جلد سمجھ نہیں آتا۔

سرقة الکلام: دوسرے شخص کے کلام کو اپنی طرف منسوب کر لینا سرقۃ الکلام کہلاتا ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت نسخ ہے یعنی دوسرے شخص کے کلام کے الفاظ بدل کر اس کے مضمون کو اپنے کلام میں لے آئے یا پھر شاعر کے الفاظ مترادف کو دوسرے الفاظ سے بدل کر اس کے کلام کو چرا لے یا پھر دوسرے شخص کے کلام کو اس کی ضد کے ساتھ بدل کر اپنی طرف منسوب کر لے تو گویا دوسرے کے کلام کو چوری کرنے کے تین طریقے ہوگئے۔

جناس قلب: اگر صرف ترتیب حروف میں کچھ فرق ہو تو جناس قلب کہتے ہیں جیسے نیل اور لین میں حروف تو ایک جیسے ہیں مگر ترتیب ایک جیسی نہیں ہے۔

محسنات لفظیہ: جو چیزیں کلام میں حسن اور خوبصورتی پیدا کریں ان کو محسنات لفظیہ کہتے ہیں۔

کلام میں خوبصورتی کئی طریقوں سے پیدا ہوسکتی ہے۔ صاحب کتاب نے نوصورتیں بیان کی ہیں جن سے کلام میں حسن پیدا ہوتا ہے:

☆- تشابه الاطراف ۔ ☆- جناس ۔

☆- متشابهه ۔ ☆- سجع ۔

☆- مالا یستحیل بالانعکاس ۔ ☆- عکس ۔

☆- تشریع ۔ ☆- موازنه ۔

☆- ائتلاف اللفظ مع اللفظ ۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 1

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالیة "السنة الأولیٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

قسم اوّل سے کوئی دوسوال اور قسم ثانی سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

القسم الاول...... تفسیر

سوال نمبر1: اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ اسوء الکذب علی عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ ط

(۱) واقعہ افک سے متعلقہ آیات کی تعداد بیان کریں، نیز افک کی تفسیر "اسوء الکذب" کے ساتھ کرنے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) تہمت لگانے والوں میں کون کون سے لوگ شامل تھے؟ نام تحریر کریں، نیز واقعہ افک تفصیلاً سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر2: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ط بان تقولوا یا محمد بل قولوا یا نبی الله یا رسول الله فی لین و تواضع وخفض صوت قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا ج

(۱) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۵)

(۲) یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر3: الملك یومئذ الحق للرحمن لایشرکه فیه احد وکان

الیوم یوما علی الکفرین عسیرا بخلاف المؤمنین و یوم یعض الظالم المشرك عقبة بن ابی معیط کان نطق بالشهادتین ثم رجع رضاء لابی بن خلف علی یدیه ندما وتحسرا فی یوم القیامة

(۱) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۵)

(۲) تفسیر میں موجود عقبہ بن ابی معیط کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۲۰)

القسم الثانی...... علوم القرآن

سوال نمبر 4: (۱) مخلوق کو مشکل کشا، فریاد رس اور دافع البلاء جاننا کیسا ہے؟ دلائل سے ثابت کریں؟ (۱۵)

(۲) کیا خدا کے علاوہ کسی کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟ اپنا مؤقف تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5: (۱) کیا اللہ کے محبوب بندے دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن مجید سے دلائل پیش کریں؟ (۱۵)

(۲) درج ذیل میں سے تین فرقوں کی عمریں اور ان کے بانیوں کے نام سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

مرزائی، چکڑالوی، اثنا عشری شیعہ، وہابی

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

القسم الاول......تفسیر

سوال نمبر 1: اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ اسوء الکذب علی عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط

(الف) واقعہ افک سے متعلقہ آیات کی تعداد بیان کریں، نیز افک کی تفسیر "اسوء الکذب" کے ساتھ کرنے کی وجہ تحریر کریں؟

(ب) تہمت لگانے والوں میں کون کون سے لوگ شامل تھے؟ نام تحریر کریں، نیز واقعہ افک تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) افک کے متعلق آیات کی تعداد: افک کے متعلق آیات دس ۱۰ ہیں۔

افک کی تفسیر اسوء الکذب سے کرنے کی وجہ

افک کی تفسیر اسوء الکذب سے اس لیے کی گئی کہ افک بذات خود حق سے متضاد ہے اور یہ چیز اپنانے والا بھی حق سے کوسوں میل دور ہو جاتا ہے۔ وہ حق کو باطل کے ساتھ تبدیل کر دیتا ہے یعنی حق چھوڑ کر باطل کو اپنا لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا تو مدح وثناء کی مستحق ہیں، کیونکہ اماں جی شرم و حیاء کا پیکر، شرافت، دیانت، عقل میں اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔ تو پھر جو شخص حضرت ام المؤمنین پر کسی بری چیز کی تہمت لگاتا ہے گویا وہ حق کو باطل کے ساتھ بدل دیتا ہے یعنی حق کو چھوڑ کر باطل اپنا لیتا ہے۔ اسی وجہ سے افک کو اسوء الکذب کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

(ب) تہمت لگانے والے لوگ

تفسیر جلالین میں تہمت لگانے والوں کے جو نام درج ہیں، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی متعین کردہ تعداد کے مطابق ہے:

☆ حضرت حسان بن ثابت ☆ عبداللہ بن ابی (منافق) ☆ مسطح ☆ حمنة بنت جحش

واقعہ افک:

تفسیر جلالین میں واقعہ افک بروایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس طرح بیان ہوا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوئی، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ سے فارغ ہوئے اور واپس تشریف لائے تو مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ میں گئی اور اپنی حاجت پوری کی۔ جب میں پڑاؤ کی طرف واپس آ رہی تھی تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ میں واپس آئی تاکہ اسے تلاش کروں۔ اسی دوران میرا ہودج لوگوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید میں اس کے اندر موجود ہوں۔ ان دنوں خواتین دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، کیونکہ کھانا وغیرہ کم استعمال کرتیں۔ سو مجھے اپنا ہار مل گیا۔ جب میں واپس وہاں آئی تو لوگ وہاں سے کوچ کر چکے تھے، میں اسی جگہ ٹھہر گئی۔ میں نے یہ سوچا کہ عنقریب لوگوں کو میری غیر موجودگی کا پتہ چل جائے گا تو وہ میری تلاش میں میرے پاس واپس آئیں گے۔ اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ صفوان لشکر کے پیچھے رات کے وقت چلا کرتے تھے، تو وہ رات کے آخری حصے میں وہاں آئے اور پڑاؤ کیا۔ پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے، تو وہ اس جگہ پیچھے تھے، اس جگہ انہوں نے کسی کو سوتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھا، کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے جب پہچان کر استرجاع پڑھا تو میں بیدار ہوگئی، میں نے اپنا دوپٹہ اپنے چہرے پر کر لیا۔ اللہ کی قسم انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی اور میں نے بھی ان کی زبان سے کلمہ

استرجاع کے علاوہ کوئی اور کلمہ نہ سنا۔ پھر انہوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا تو میں اس اونٹنی پر سوار ہوگئی۔ وہ اس اونٹنی پر مجھے لے کر چلے اور لشکر کے ساتھ مل گئے۔ اس وقت لشکر دوپہر کے وقت ایک گرم جگہ پر ٹھہرا ہوا تھا، تو میری وجہ سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہوگیا۔ سب سے زیادہ جرم کرنے والا عبداللہ بن ابی سلول (منافق) تھا۔ اس واقعہ کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

سوال نمبر2: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله فى لين و تواضع و خفض صوت قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا موقف سپرد قلم کریں؟

(الف) ترجمہ: ”تم رسول کو اپنے درمیان اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو بایں طور کہ تم یہ کہو ”یا محمد“ بلکہ تم اس طرح پکارو یا نبی اللہ! یا رسول اللہ! نرمی، عاجزی اور آواز کو پست کرتے ہوئے۔ اور تحقیق اللہ جانتا ہے ان لوگوں کو جو کسی چیز کی آڑ میں کھسکتے ہیں تم میں سے۔“

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام اور کنیت سے بلانے کا حکم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اس طرح پکارنا آداب نبوت کے خلاف ہے۔

سوال نمبر3: الملك يومئذ الحق للرحمن لايشركه فيه احد وكان اليوم يوما على الكفرين عسيرا بخلاف المؤمنين و يوم يعض الظالم المشرك عقبة بن ابى معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع رضاء لابى بن خلف على يديه ندما وتحسرا فى يوم القيامة

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) تفسیر میں موجود عقبہ بن ابی معیط کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: آج کے دن سچی بادشاہت رحمٰن کے لیے ہے' اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ اور وہ دن کافروں پر بہت سخت ہوگا۔ بخلاف مومنوں کے اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا یعنی عقبہ بن ابی معیط جس نے شہادتین کا نطق کیا تھا۔ پھر ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لیے اسلام سے پھر گیا۔

(ب) واقعۂ عقبہ بن ابی معیط:

اس نے ایک دعوت کا اہتمام کیا' جس میں لوگوں کو مدعو کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھانا حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت تک تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تو یہ نہ کہے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے دونوں باتوں کی شہادت دی تو حضور نے اس کا کھانا تناول فرمالیا۔ عقبہ بن ابی معیط، ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا۔ جب ابی کو اس بات کی خبر ملی تو اس نے عقبہ سے کہا: اے عقبہ! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: کچھ نہیں۔ لیکن ایک آدمی میرے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا: جب تک تو شہادتین کا نطق نہ کرے گا میں تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مجھے حیاء آئی کہ میرے گھر سے وہ کھانا کھائے بغیر نکل جائیں تو پھر میں نے اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی حقانیت کی شہادت دی تو اس نے کھانا کھالیا۔ ابی نے کہا: اب میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک تو اس شخص کے پاس جائے اور (معاذ اللہ) اس کے چہرے پر تھوک نہ پھینکے۔ عقبہ نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اس کا تھوک واپس اسی کے چہرے پر لوٹ آیا' تو اس تھوک نے اس کا چہرہ جلا ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں دیکھ رہا تجھے مکہ کے باہر مگر تیرا سر تلوار کے ساتھ الگ کر دیا گیا۔ چنانچہ بدر میں قیدی ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔

القسم الثانی ...... علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) مخلوق کو مشکل کشا، فریادرس اور دافع البلاء جاننا کیسا ہے؟ دلائل سے ثابت کریں۔

(ب) کیا خدا کے علاوہ کسی کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟ اپنا مؤقف تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) اس جزء کا تفصیلی جواب حل شدہ پرچہ 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) علم غیب کا مسئلہ:

جہاں علم غیب کی تخصیص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو وہاں علم غیب سے ذاتی، دائمی اور جمیع علوم غیبیہ قدیمہ مراد ہیں۔ جہاں اللہ کے علاوہ بندوں کے لیے علم غیب کا ثبوت ہو وہاں علم غیب سے مراد مجازی و عطائی علم ہے۔ جہاں کہیں علم غیب کی نفی بندوں سے ہو رہی ہے، وہاں ذاتی، قدیمی اور دائمی علم کی مراد ہے۔ اس تمہید کے بعد اب سمجھیں کہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے علم غیب ذاتی و دائمی و قدیمی کو ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ ذاتی علم صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا اس میں کوئی شریک نہیں۔ اگر کوئی دوسروں کے لیے علم غیب عطائی غیر ذاتی ثابت کرتا ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔ ہم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم ثابت کرتے ہیں، اس سے مراد علم غیب عطائی ہے ذاتی نہیں ہے۔ لہٰذا شرک نہیں ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) کیا اللہ کے محبوب بندے دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن مجید سے دلائل پیش کریں۔

(ب) درج ذیل میں سے تین فرقوں کی عمریں اور انکے بانیوں کے نام سپرد قلم کریں؟

مرزائی، چکڑالوی، اثنا عشری شیعہ، وہابی

جواب: (الف) سننے اور دیکھنے کا مسئلہ

جی ہاں: اللہ کے پیارے اور محبوب بندے دور سے چیزوں کو دیکھتے بھی ہیں، ان کا

مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور باذن الٰہی دور سے آہستہ آواز کو سنتے بھی ہیں۔ جس طرح کہ سورہ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ مذکورہ ہے۔

جب چیونٹیوں کی سردار نے چیونٹیوں کو کہا: اے چیونٹیو! تم اپنے گھروں اور بلوں میں داخل ہو جاؤ کہ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ حضرت سلیمان نے چھ میل کی مسافت سے چیونٹی کی آواز سنی اور ضحک فرمایا۔ اس واقعہ کو اس آیت مبارکہ میں بیان کیا:

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

اسی طرح جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا قافلہ مصر سے روانہ ہوا اور ان کے ساتھ قمیص بھی تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قمیص کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات ہیں جو مذکورہ مؤقف پر دلالت کرتی ہیں۔

(ب) فرقوں کی عمریں اور بانیوں کے نام:

مرزائی: اس فرقے کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ 1901ء میں اس نے اعلان نبوت کیا اس طرح اس فرقہ کی عمر 114 سال بنتی ہے۔

چکڑالوی: اس فرقہ کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔ اس کی عمر ایک سو پندرہ سال ہوئی۔

اثنا عشری شیعہ: اس فرقے کی پیدائش بارہ اماموں کے وقت ہوئی۔ جب بارہ امام پیدا ہوئے تو یہ فرقہ ظاہر ہوا۔ اس کی عمر تقریباً گیارہ سو برس ہے۔

وہابی: خواہ دیوبندی ہوں یا غیر مقلد۔ یہ فرقہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وقت میں وجود میں آیا۔ اس کی عمر ایک سو چھتر سال ہے۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل

پرچہ نمبر 2

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولیٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

پہلا اور آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... حديث شريف

سوال نمبر 1: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) بضع کا لغوی معنی ذکر کریں نیز بتائیں کہ اس کا اطلاق کون سے عدد پر ہوتا ہے؟ ۲۰

سوال نمبر 2: عن ابی سعيد الخدری قال لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم النائحة والمستمعة

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) "النائحة والمستمعة" کی تشریح کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من حفظ عشر اٰيات من اوّل سورة الكهف عصم من الدجال

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) فتنہ دجال پر ایک نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

(۱) حدیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

القسم الثانی...... اصول حديث

سوال نمبر 5: کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(۲) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ وجہ ضرور تحریر کریں؟ (۱۰)

(۳) شاذ، منکر اور معلل کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۴) منقطع، مدلس اور متابع کی تعریف تحریر کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

دوسرا پرچہ......حدیث واصول حدیث

القسم الاول......حدیث شریف

سوال نمبر1: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) بضع کا لغوی معنی ذکر کریں نیز بتائیں کہ اس کا اطلاق کون سے عدد پر ہوتا ہے؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں ان میں افضل لا الہ الا اللہ کا قول کرنا ہے اور ان میں سے ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(ب) بضع کا معنی واطلاق: شئی کے ٹکڑے اور بعض حصے کو بضع کہتے ہیں اور اس کا اطلاق تین سے نو تک کے درمیان اعداد پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر2: عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) "النائحۃ والمستمعۃ" کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائحہ اور مستمعہ پر لعنت فرمائی۔

(ب) نائحہ اور مستمعہ کا مطلب:

نائحہ اس عورت کو کہتے ہیں جو میت پر نوحہ خوانی کرے، اس کے محاسن شمار کر کے اونچی اونچی آواز میں روئے تاکہ لوگ بھی اس کے ساتھ رونے میں شریک ہو جائیں۔ الغرض! میت پر واویلا کرنے والی، بین کرنے والی، میت پر نوحہ کرنے والی عورت کو نائحہ کہتے ہیں۔ وہ عورت جو سماع (سننے) کا ارادہ رکھے اور اس سے تعجب کرے اس کو مستمعہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر3: عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اوّل سورۃ الکہف عصم من الدجال

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) فتنہ دجال پر ایک نوٹ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی ابتداء سے دس آیتوں کو حفظ کر لے تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(ب) فتنہ دجال پر نوٹ:

دجال قوم یہود کا ایک مرد ہے، جو اس وقت بحکم الٰہی قید ہے۔ جب وہ آزاد ہوگا تو ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اطرافِ زمین میں فتنہ وفتور برپا کرے گا۔ شام وعراق کے میدان سے نکلے گا۔ اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی اور ابرو بالکل نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ یہودی فوجیں ہوں گی۔ اس کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہوگا، جو کافر کو تو نظر نہ آئے گا مگر ہر مسلمان اس کو پڑھے گا۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہوگا۔ چالیس دن میں حرمین شریف کے علاوہ تمام روئے زمین کا گشت کرے گا اور بہت تیزی کے ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا۔ ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے، جن کا نام جنت ودوزخ رکھے گا۔ مگر دیکھنے

میں جو جنت ہوگی حقیقتاً وہ آگ ہوگی اور جو دیکھنے میں آگ ہوگی وہ آرام کی جگہ ہوگی۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا، جو اس پر ایمان لائے گا وہ اس کو اپنی جنت میں اور منکر کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا۔ بادلوں کو حکم دے گا وہ بارش برسائیں گے، زمین کو حکم دے گا وہ کھیتی اگائے گی اور ویرانے میں جائے گا وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہولیں گے۔ الغرض! اس قسم کے بہت شعبدے دکھائے گا جو جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اس وقت مسلمانوں کی روٹی پانی کا کام اس کی تسبیح وتہلیل کرے گی۔ وہ ذکر خدا میں مشغول رہیں گے۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام میں جائے گا تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔

سوال نمبر 4: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

(الف) حدیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

(ب) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت:

دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے میں حکمت یہ ہے کہ عبادت کی حقیقت ہی عاجزی و انکساری ہے اور یہ عاجزی اور انکساری دعا میں زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو مغز قرار دیا گیا ہے۔

القسم الثانی...... اصول حدیث

سوال نمبر 5: کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں؟

(الف) حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟

(ب) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ وجہ ضرور تحریر کریں؟

(ج) شاذ، منکر اور معلل کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(د) منقطع، مدلس اور متابع کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث قولی: حدیث قولی میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: صحابی فرمائیں: ''سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا'' یا صحابی یا غیر صحابی فرمائیں: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كذا۔

حدیث فعلی: حدیث فعلی میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: صحابی فرمائیں: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم یا غیر صحابی فرمائیں: ''عن الصحابي مرفوعًا انه فعل كذا'' يا عن الصحابي رفعه انه فعل كذا يا عن غير الصحابي مرفوعًا انه فعل كذا۔ يا عن غير الصحابي رفعه انه فعل كذا۔

حدیث تقریری: حدیث تقریری میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: غیر صحابی یا صحابی فرمائیں: ''فعل فلان بحضرة النبي صلى الله عليه وسلم كذا۔'' اور اس پر انکار کا ذکر نہ ہو۔

تعریفوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حدیث جس کی نسبت قول کے اعتبار سے صراحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو اس کو حدیث قولی اور جس کی نسبت فعل کے اعتبار سے ہو اس کو فعلی اور جس کی نسبت تقریر کے اعتبار سے ہو اس کو تقریری کہتے ہیں۔

(ب) فوقیت

جمہور محدثین اور علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ البتہ بعض مغاربہ ترتیب وتدوین کے لحاظ سے صحیح مسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر صحت اور قوت کے لحاظ سے حدیث کی کوئی کتاب صحیح

بخاری کے برابر نہیں ہے۔

(ج) شاذ: وہ حدیث ہے' جو روایت ثقہ کے مخالف ہو۔

منکر: وہ حدیث ہے جس میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے اس کا مقابل معروف ہے۔

معلل: وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں علل اور ایسے اسباب غامضہ موجود ہوں جو صحت حدیث پر قادح ہوں۔

(د) منقطع: اگر سند میں ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر ساقط ہو تو اس کو منقطع کہتے ہیں۔

مدلس: وہ حدیث ہے جس کی سند کے عیب کو مخفی اور ظاہری شکل کو بدل دیا جائے۔

متابع: ایک راوی کا دوسرے راوی کی موافقت میں روایت کرنا' اوّل کی حدیث کو متابع کہتے ہیں۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر3

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (ا) نبی اور رسول کی تعریف کے بعد بتائیں کہ کیا ملائکہ میں بھی رسول ہیں؟ (۱۷)

(۲) عصمت انبیاء کا مفہوم بیان کریں نیز ائمہ واکابر اولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا ہے؟ (۱۷)

سوال نمبر 2: (ا) ملائکہ کی تعریف کریں اور ان کے بارے میں عقیدہ سپرد قلم کریں؟ (۱۷)

(۲) مرنے کے بعد روح کا بدن کے ساتھ تعلق بیان کریں نیز بتائیں کہ مرنے کے بعد مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟ (۱۶)

سوال نمبر 3: (ا) جنت کی تعریف اور اس کی نعمتوں کا بیان احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟ (۱۷)

(۲) جہنم اور اس کی ہولناکیاں، احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟ (۱۶)

سوال نمبر 4: (ا) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد باطلہ تحریر کریں؟ (۱۷)

(۲) خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کب تک رہی نیز خلفائے راشدین میں کون کون سے صحابہ کرام ہیں؟ تمام کے نام لکھیں۔ (۱۶)

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) نبی اور رسول کی تعریف کے بعد بتائیں کہ کیا ملائکہ میں بھی رسول ہیں؟

(ب) عصمت انبیاء کا مفہوم بیان کریں نیز ائمہ واکابر اولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: (الف) نبی کی تعریف: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔ نبی کے لیے نئی شریعت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

رسول کی تعریف: وہ بشر ہے جسے اللہ تعالیٰ نئی شریعت دے کر اپنی مخلوق کی طرف مبعوث فرمائے۔

☆ رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہوتے ہیں۔

(ب) عصمت انبیاء کا مفہوم:

عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہے؛ جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔

اکابر واولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا؟

معصوم ہونا نبی اور فرشتوں کا خاصہ ہے۔ نبی اور فرشتہ کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اکابر واولیاء کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔ ان سے گناہ نہیں ہوتا اگر ہو تو شرعاً محال نہیں ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) ملائکہ کی تعریف کریں اور ان کے بارے میں عقیدہ سپرد قلم کریں؟

(ب) مرنے کے بعد روح کا بدن کے ساتھ تعلق بیان کریں نیز بتائیں کہ مرنے کے بعد مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟

جواب: (الف) ملائکہ کی تعریف: وہ مخلوق ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا اور ان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، سوائے خنزیر اور کتے کے۔

عقیدہ: فرشتے حکم الٰہی کے پابند ہوتے ہیں اور خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً، نہ خطاءً۔ وہ اللہ کی معصوم مخلوق ہیں اور ہر قسم کے صغائر وکبائر سے پاک ہیں۔

(ب) روح کا بدن سے تعلق:

مرنے کے بعد روح کا تعلق بدن انسان سے باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور اس سے متاثر ہو گی۔ جس طرح کہ حیات دنیا میں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش اور لذیز کھانے سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت روح کو ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بھی امور جسم پر وارد ہوتے ہیں اور تکلیف واذیت روح کو ہوتی ہے۔ روح کے لیے خاص اپنی راحت والم کے الگ اسباب ہیں؛ جن کو سرور یا غم پہنچتا ہے۔ بعینہ سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

مسلمان کی روح کا مسکن:

مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان میں، بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ جہاں بھی ہوں اپنے جسم کے ساتھ ان کا تعلق بحال رہتا ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) جنت کی تعریف اور اس کی نعمتوں کا بیان احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) جہنم اور اس کی ہولناکیاں، احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب: (الف) **جنت کی تعریف:** جنت وہ مکان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے۔

نعمتوں کا بیان: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں کہ جن کو آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شئی کو بھی جنت کی کسی چیز سے مناسبت نہیں ہے۔ اللہ نے وہاں مؤمنین کے لیے ایسی خوبصورت عورتیں بنائیں کہ اگر وہ زمین کی طرف جھانکیں تو زمین سے آسمان تک روشنی ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔ چاند، سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے، اس کا سایہ ختم نہ ہو۔

اس کے دروازے وسیع، قسم قسم کے جواہر کے محل ہوں گے، اس کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ جنت میں چار دریا ہیں: ایک پانی کا، دوسرا شہد کا، تیسرا دودھ کا اور چوتھا شراب طہور کا۔ وہ شراب ایسی ہے کہ پینے والے کو لذت دے، نشہ نہ کرے۔ اس سے خوشبو آوے، دنیا کی شراب کی طرح بدبودار نہیں۔ وہاں ہر قسم کے لذیذ کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے وہ فوراً سامنے حاضر ہو جائے گا۔ حسب خواہش ہر چیز سامنے آئے گی نہ کم نہ زیادہ۔ پھر ہر آدمی کو سو آدمیوں کے کھانے پینے اور جماع کی طاقت ملے گی۔ خدمت کے ہزاروں غلام مہیا کر دیے جائیں گے۔ جنتیوں کے کبھی لباس پرانے نہ ہوں گے، نہ جوانی فنا ہوگی۔ جسم صاف شفاف، خوبصورت، چمکتا دمکتا۔ ہر وقت مسرور، نہ نیند نہ اونگھ۔ خوبصورت حوریں ملیں گی کہ ان کی خوبصورتی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ سب سے بڑی نعمت رؤیت باری تعالیٰ ہے کہ وہاں جنتی خدا کا دیدار ایسا صاف کریں گے جیسے: آفتاب اور چودھویں کے چاند کو ہر ایک اپنی جگہ دیکھتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا مسلمان بنائے کہ ہم جنت کے مستحق ہو جائیں)

(ب) جہنم اور اس کی ہولناکیاں

جہنم ایک مکان ہے کہ اس قہار و جبار کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح اس کے غضب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ قرآن وحدیث

میں کثرت سے وارد ہے کہ جہنم سے بچو، دوزخ سے ڈرو۔

جہنم کے شرارے اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے۔ اس کی آگ ہزار برس دھونکائی گئی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی جس میں روشنی کا نام نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا: اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔ وہ ایسی آگ ہے کہ دنیا کی آگ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ وہاں جہنمیوں کو فرشتے لوہے کی ایسی بھاری گرزوں سے ماریں گے کہ اگر وہ زمین پر رکھ دی جائیں تو تمام جن وانس مل کر اٹھا نہ سکیں۔

بختی اونٹ کی گردن کے برابر بچھو، بڑے بڑے سانپ جن کی مقدار کو اللہ جانے اور سخت کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ جس کی تیزی سے منہ کی کھال جل جائے۔ خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائے گا۔ وہ ایسا ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش اور بدبو سے تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے۔ (اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب سے ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے)

سوال نمبر 4: (الف) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد باطلہ تحریر کریں؟

(ب) خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کب تک رہی نیز خلفائے راشدین میں کون کون سے صحابہ کرام ہیں؟ تمام کے نام لکھیں۔

جواب: (الف) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد:

وہابیہ کا ایک بہت برا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر ومشرک ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گیا حالانکہ انبیاء کے اجسام اللہ نے مٹی پر حرام فرما دیے ہیں۔ معاذ اللہ یہ بکتے ہیں کہ نماز میں نبی کا خیال اور تصور آنا گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔ (معاذ اللہ) یہ بھی بکتے ہیں کہ انبیاء واولیاء وغیرہ کی یہ شان نہیں کہ وہ حاجت بر لائیں، بیمار کو تندرست کر دیں، مشکلات آسان کر دیں جو ان سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت ان کو پکارے وہ مشرک ہے، حالانکہ قرآن پاک میں صراحت ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو ٹھیک کرتے تھے۔ ☆ شفاعت کا انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک مانتے ہیں۔ ☆ آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی نیا نبی بھی آجائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ☆ تقلید کو بدعت اور حرام سمجھتے ہیں۔ ☆ علاوہ ازیں اور بہت سے عقائد فاسدہ ہیں' جن کو اپنانے سے بندہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(ب) خلافت راشدہ کا مفہوم، مدت اور خلفاء راشدین کے اسماء گرامی:

خلافت راشدہ سے مراد وہ دور خلافت ہے جس کا طرز حکومت علیٰ منہاج النبوت ہو۔ وہ دور خلافت خلفاء اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔

خلافت راشدہ کی مدت اور خلفاء راشدین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ان کا دور خلافت دو سال، تین مہینے اور دس ایام ہے۔

۲- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: آپ کا دور خلافت دس سال، چھ مہینے اور چار دن ہے۔

۳- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: آپ کا دور خلافت گیارہ سال، گیارہ مہینے اور اٹھائیس ایام ہے۔

۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ: دور خلافت چار سال اور نو مہینے ہے۔

۵- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ: دور خلافت چھ ماہ ہے۔

خلفاء راشدین کی خلافت کو خلافت راشدہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، جس کی مجموعی مدت تیس سال ہے۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 4

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ١٤٣٧ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ١٠٠

دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاول...... فقه

سوال نمبر 1: البيع ينعقد بالايجاب والقبول اذا كانا بلفظ الماضي واذا اوجب احد المتعاقدين البيع فالآخر بالخيار ان شاء قبل في المجلس وان شاء رده

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) بیع کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں اور مذکورہ خیار کا نام قلمبند کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشتري

(۱) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) خط کشیدہ قید کا فائدہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ اگر صاحب خیار فوت ہوجائے تو خیار اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگا یا نہیں؟ ۲۰

سوال نمبر 3: الربوٰ محرم في كل مكيل او موزون اذا بيع بجنسه متفاضلا فالعلة فيه الكيل مع الجنس او الوزن مع الجنس

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں اور ربوٰ کا لغوی و اصطلاحی معنی قلمبند کریں؟ (۱۰)

(۲) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۲۰)

بیع فاسد، اقالہ، تولیہ، بیع صرف

القسم الثانی...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: حقیقت اور مجاز کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حقیقت اور مجاز جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 5: صریح اور کنایہ کی تعریفات و امثلہ مع حکم سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۲۰)

حقیقت متعذرہ، اقتضاء النص، قضائے قاصر، حدیث متواتر

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

چوتھا پرچہ...... فقہ واصول فقہ

القسم الاول...... فقہ

سوال نمبر 1: البیع ینعقد بالایجاب و القبول اذا کانا بلفظ الماضی و اذا اوجب احد المتعاقدین البیع فالاٰخر بالخیار ان شاء قبل فی المجلس وان شاء ردہ

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) بیع کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں اور مذکورہ خیار کا نام قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: بیع ایجاب اور قبول کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے جب یہ دونوں لفظ ماضی کے ساتھ ہوں اور متعاقدین میں سے ایک نے بیع کو واجب کیا تو دوسرا خیار والا ہے اگر چاہے تو اسی مجلس میں قبول کرلے اور اگر چاہے تو رد کردے۔

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

بیع کا لغوی معنیٰ ہے شئی کا شئی کے ساتھ تبادلہ کرنا خواہ وہ شئی مال ہو یا نہ ہو۔ اصطلاح میں آپس کی رضامندی سے ایک مال کو دوسرے مال سے بدل لینا بیع کہلاتا ہے۔ لغوی بیع میں مال کا ہونا شرط نہیں جبکہ اصطلاحی میں مال ہونا شرط ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت

یہاں ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کر رہے ہیں کہ اگر دو سودا کرنے والوں میں سے ایک نے کہا: میں یہ چیزیں تمہیں اتنے پیسوں کے عوض فروخت کرتا ہوں تو دوسرے آدمی یعنی خریدار کو اختیار ہے چاہے تو وہ چیز اتنے پیسوں میں لے لے چاہے تو نہ لے۔ مشتری پر

اس کا لینا ضروری نہیں ہے۔ اگر مشتری نے بائع کی بات مان لی اور کہا: ٹھیک ہے مجھے قبول ہے۔ تو اب بیع لازم ہوگئی اور ان میں سے کسی کو بھی بیع توڑنے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ خیار رؤیت اور خیار عیب کی وجہ سے یہ بیع توڑی جاسکتی ہے۔

مذکورہ خیار کا نام

مذکورہ خیار کو خیار قبول کہتے ہیں۔

سوال نمبر2: خِیَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ فِی الْبَیْعِ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں:

(ب) خط کشیدہ قید کا فائدہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ اگر صاحب خیار فوت ہو جائے تو خیار اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگا یا نہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں:

''خیار شرط بیع مشتری اور بائع دونوں کے لیے جائز ہے۔''

(ب) قید کا فائدہ

بالبیع کی قید احترازی ہے، اس سے غیر بیع کو نکالنا مقصود تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عقد میں بائع اور مشتری دونوں کو اختیار حاصل ہے، عقد بیع کے علاوہ کسی اور عقد میں نہیں۔

صاحب خیار فوت ہو جاتا ہے تو خیار باطل ہو جائے گا اور ورثاء کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔

سوال نمبر3: الربوٰ محرم فی کل مکیل او موزون اذا بیع بجنسه متفاضلا فالعلة فیه الکیل مع الجنس او الوزن مع الجنس

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور ربوٰ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ قلمبند کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

بیع فاسد، اقالہ، تولیہ، بیع صرف

جواب: (الف) ترجمہ: ہر مکیلی اور وزنی چیز میں سود حرام ہے، جب اسی کی جنس کے

ساتھ بیچی جائے زیادتی کے ساتھ۔ پس علت اس میں کیل ہے وزن کے ساتھ یا وزن ہے جنس کے ساتھ۔

ربوٰ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

ربوٰ کا لغوی معنیٰ ہے مطلق زیادتی۔ اصطلاح میں ربوٰ مال کی وہ زیادتی مراد ہے، جو مالی معاوضہ میں بغیر کسی عوض کے ہو یعنی دو ہم جنس چیزوں میں سے ایک کا دوسرے پر زائد ہونا۔

(ب) بیع فاسد:

خرید و فروخت میں جب عوضین میں سے ایک یا دونوں ہی حرام ہوں تو بیع فاسد کہلاتی ہے، جیسے: مردار کی بیع۔

اقالہ: بیع ثابت ہو جانے کے بعد زائل اور فسخ کرنا اقالہ کہلاتا ہے۔

تولیہ: مشتری جس شئی کا عقد اوّل میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع زیادتی کیے بغیر مبیعہ کو نقل کر دینا، تولیہ کہلاتا ہے۔

بیع صرف: وہ بیع ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک عوض ثمنوں کی جنس میں سے ہو۔

القسم الثانی...... اصول فقه

سوال نمبر4: حقیقت اور مجاز کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حقیقت اور مجاز جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

جواب: حقیقت کی تعریف: وہ لفظ ہے جو اپنے ما وضع له میں استعمال ہو، حقیقت کہلاتا ہے۔ جیسے: لفظ اسد کو حیوان مفترس کے لیے استعمال کرنا۔

مجاز کی تعریف: لفظ کو غیر ما وضع له میں استعمال کرنا مجاز کہلاتا ہے جیسے: لفظ اسد کو رجلِ شجاع کے لیے استعمال کرنا۔

دونوں کا جمع ہونا؟

حقیقت اور مجاز ایک ہی لفظ سے ایک ہی حالت میں جمع نہیں ہو سکتے، اس کی مثال

جیسے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے اور ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اب اس روایت میں مذکور لفظ صاع کے دو معنیٰ ہیں: ایک حقیقی تو دوسرا مجازی۔

حقیقت کے اعتبار سے لکڑی کے پیمانے کو صاع کہتے جبکہ مجازاً اس پیمانے میں ڈلنے والے غلے کو صاع کہتے ہیں۔ اب سب کا اتفاق ہے کہ اس مثال میں مجازی معنیٰ مراد لے لیا تو حقیقی مراد نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے: "اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ" اس مثال میں بھی لمس کے دو معنیٰ ہیں: ۱۔ حقیقی یعنی عورت پر ہاتھ پھیرنا، اس کو چھونا۔ ۲۔ مجازی یعنی جماع کرنا۔ اب جب اس جگہ مجازی معنیٰ جماع کرنا مراد ہوا تو پھر عورت پر ہاتھ پھیرنے سے، اس کو ٹٹولنے وغیرہ سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

سوال نمبر 5: صریح اور کنایہ کی تعریفات و امثلہ مع حکم سپردِ قلم کریں؟

جواب: صریح: وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہو جیسے: بعت و اشتریت وغیرہ۔

کنایہ: وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر نہ ہو بلکہ اس کا معنیٰ پوشیدہ ہو جیسے: ریشم کے گنبد سے عورت کے پستان مراد لینا کنایہ ہے ان کے معتدل اور غیر مدلاۃ (جو لٹکے ہوئے نہ ہوں) سے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

حقیقت متعذرہ، اقتضاء النص، قضائے قاصر، حدیث متواتر

جواب: حقیقت متعذرہ: وہ حقیقت ہے جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا متعذر ہو۔

اقتضاء النص: کلام کا اپنے مدلول کے باہر (مقدر) کسی ایسے معنیٰ پر دلالت کرنا جس پر شرعاً اس کلام کی صحت یا صدق موقوف ہو۔

حدیث متواتر: وہ حدیث ہے جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگ روایت کریں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 5

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: عربی ادب﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

دونوں قسموں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:

فاق النبيين في خلق وفي خلق — ولم يدانوه في علم ولا كرم

وكلهم من رسول الله ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الديم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۲۵)

روادته الجبال، بارئ النسم، بارقة الانذار

سوال نمبر 2: ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۲۵)

وماحوى الغار من خير ومن كرم — وكل طرف من الكفار عنه عمى

فالصدق في الغار والصديق لم يرما — وهم يقولون ما بالغار من ارم

سوال نمبر 3: مذکورہ اشعار کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کے کوئی دو اشعار جو آپ کو یاد ہوں بمع معنیٰ تحریر کریں؟ (۲۵)

القسم الثانی...... مقامات

سوال نمبر 4: وتروی روایتہ غلتی حتی ادتنی خاتمة المطاف وھدتنی فاتحة الالطاف الی ناد رحیب محتو علی زحام ونحیب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۵)+۱۰=۲۵

سوال نمبر 5: وقال اعرف بیتا لم ینسج علی منو الہ ولا سمحت قریحة بمثالہ فان اثرت اختلاب القلوب فانظم علی ھذا الاسلوب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد تحریر کریں؟

(۱۵)+۱۰=۲۵

سوال نمبر 6: وقلت لہ اختبارا ان مدحتہ نظما فھو لک حتما فانبری ینشد فی الحال من غیر انتحال اکرم بہ اصفر راقت صفرتہ جواب اٰفاق ترامت سفرتہ ماثورة سمعتہ وشھرتہ قد اودعت سر الغنی اسرتہ

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱۵)+۱۰=۲۵

قزل، مستیشط، الممطول، الاملاق، الرفاق، البرد، البین

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

القسم الاول...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:

فاق النبیین فی خلق وفی خلق　　　ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

وکلھم من رسول اللہ ملتمس　　　غرفا من البحر او رشفا من الدیم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

۱- روادتہ الجبال ۔ ۲- باریٔ النسم ۔ ۳- بارقة الانذار

جواب: ترجمۃ الاشعار

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلق (ظاہری صورت) اور خلق (باطنی خوبی) میں تمام انبیاء علیہم السلام سے برتری لے گئے۔ اور انبیاء علیہم السلام علم واکرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ پہنچے۔

۲- اور سارے انبیاء حضور کی بارگاہ میں التماس کرنے والے ہیں آپ کے دریا کرم سے ایک چلو کا یا آپ کی مسلسل برسنے والی بارانِ رحمت سے ایک قطرے کا۔

الفاظ کے معانی

۱- مائل ہوئے آپ کی طرف پہاڑ۔ ۲- تمام ارواح کو پیدا کرنے والا

۳- ڈرانے والی بجلیاں

سوال نمبر 2: ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں۔

وماحوی الغار من خیر ومن کرم — وکل طرف من الکفار عنه عمی

فالصدق فی الغار والصدیق لم یرما — وهم یقولون ما بالغار من ارم

جواب: ترجمۃ الاشعار

۱- اور قسم ہے اس خیر وکرم کے رب کی جس نے غار میں چھپایا کہ کافروں کی ہر آنکھ انہیں دیکھنے سے اندھی ہوگئی۔

۲- پس پیکر صداقت اور صدیق دونوں غار میں (تقدیر الٰہی پر) ناراض نہ ہوئے۔ اور کافر کہتے تھے کہ غار میں تو کوئی بھی نہیں۔

صیغے

وَمَاحَوٰی واؤ قسم کے لیے اور ما زائدہ ہے قسم کی تاکید کے لیے جس طرح کہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں لا زائدہ ہے۔ حوی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف اجوف واوی ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ یَقُوْلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

سوال نمبر 3: مذکورہ اشعار کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کے کوئی دو اشعار جو آپ کو یاد ہوں بمع معنی تحریر کریں؟

جواب: اشعار

۱- امن تذکر جیران بذی سلم — مزجت دمعًا جریٰ من مقلة بدم

۲- یا رب بالمصطفٰی بلغ مقاصدنا — واغفرلنا ما مضٰی یا واسع الکرم

ترجمہ:

۱- کیا مقام ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد نے بھلا دیا ہے ان آنسوؤں کو جو تیری آنکھ سے جاری ہوئے خون کے ساتھ۔

۲- اے میرے رب مصطفٰی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے تو (ہمیں) ہمارے

مقاصد تک پہنچا اور ہمارے سابقہ گناہ بخش دے اے وسیع بخشش والے۔

القسم الثانی ...... مقامات

سوال نمبر4: وتروی روایته غلتی حتی ادتنی خاتمة المطاف و هدتنی فاتحة الالطاف الی ناد رحیب محتو علی زحام ونحیب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: ترجمہ: اور سیراب کر دیا اس کی روایت نے میری پیاس کو حتیٰ کہ قریب کر دیا مجھے آخری چکر نے اور راہنمائی کی میری مہربانیوں کے افتتاح نے ایسی وسیع مجلس کی طرف جو ہجوم اور رونے کی آواز پر مشتمل تھی۔

صیغے

تُرْوِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مزید ناقص یائی واجوف واوی از باب افعال۔

اَدْتَنِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تفعیل۔

هَدَتْنِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

سوال نمبر5: وقال اعرف بیتا لم ینسج علی منو اله ولا سمحت قریحة بمثاله فان اثرت اختلاب القلوب فانظم علی هذا الاسلوب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ: اس نے کہا: میں ایسے شعر کو پہچانتا ہوں کہ جس کے طریقے وطرز میں کوئی شعر نہیں بنایا گیا اور نہ ہی کسی طبیعت نے اس کی مثل سخاوت کی ہے۔ پس اگر تو دلوں کو مائل کرنے کے لیے ترجیح دیتا ہے (کہ لوگ تیرے دیوانے ہوجائیں) تو پھر اس طریقے پر نظم کہو۔

مفرد و جمع:

بیتاً: اس کی جمع ابیات آتی ہے۔

قلوب: اس کا واحد قَلَبٌ آتا ہے۔

اسلوب: اس کی جمع اسالیب آتی ہے۔

سوال نمبر 6: وقلت له اختبارا ان مدحته نظما فهو لك حتما فانبری ینشد فی الحال من غیر انتحال اکرم به اصفر راقت صفرته جواب آفاق ترامت سفرته ماثورة سمعته وشهرته قد اودعت سر الغنی اسرته

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں۔

۱- قَـزَلٌ ۔ ۲- مُسْتَيْشِطٌ ۔ ۳- اَلْـمَـمْطُوْلُ ۔ ۴- اَلْإِمْلَاقُ ۔

۵- اَلرِّفَاقُ ۔ ۶- اَلْبَرْدُ ۔ ۷- اَلْبَيْنُ

جواب: ترجمہ: میں نے اس کو آزمانے کے لیے کہا: اگر تو اس کی نظم میں تعریف کرے گا تو یہ حتمی طور پر تیرا ہے۔ پس وہ آگے بڑھا اور بغیر کسی کا کلام چوری کیے فوراً شعر کہنے لگا۔ کتنا اچھا ہے یہ دینار زرد حالت میں کہ اچھی لگتی ہے اس کی زردی اطراف عالم میں گھومنے والا کتنا لمبا ہے اس کا سفر۔ اس کی شہرت ماثور و منقول ہے، تحقیق امانت رکھا گیا ہے۔ مالداری کا راز اس کے نقش و نگار میں ہے۔

الفاظ کے معانی:

۱- لنگڑا پن۔ ۲- غضبناک، غصہ۔ ۳- ٹال مٹول کیے جانے والا شخص ۴- محتاج، فقر و فاقہ۔ ۵- ساتھی، دوست۔ ۶- اولے، برف ۷- جدائی۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 6

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (۱) تعقید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۲۰)

(۲) فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی تعریف کریں نیز خبر کی دوسری اغراض مع امثلہ لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: (۱) "هل" کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) حرف "مَا" کے استعمال کی صورتیں مثال دے کر واضح کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: (۱) مسند الیہ کو ذکر کرنے کی کتنی اور کون کون سی وجوہ ہیں؟ ۱۵

(۲) حذف مسند الیہ کی کوئی پانچ وجوہ مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4: (۱) اضافت کی اغراض میں سے کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ (۱۵)

(۲) تفہیم البلاغہ کی روشنی میں اِنْ، اِذَا، اور لَوْ میں فرق بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۳۰)

قصر، ایجاز، اطناب، مساوات، تجاہل عارفانہ، تغلیب، مجاز، توریہ

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

چھٹا پرچہ...... بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) تعقید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی تعریف کریں نیز خبر کی دوسری اغراض مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) تعقید کی اقسام: تعقید کی دو اقسام ہیں: ۱۔تعقید لفظی۔ ۲۔تعقید معنوی

تعقید لفظی: تعقید لفظی یہ ہے کہ مرادی معنیٰ پر کلام کی دلالت مخفی ہو اور یہ اخفاء لفظی اعتبار سے ہو مثلاً تقدیم وتاخیر یا فصل کی وجہ سے جیسے: متنبی کا شعر ہے:

جفخت وهم لايجفخون بهابهم شيم على الحسب الاغراء دلائل

اصل میں یوں تھا:

جفخت بهم شيم دلائل على الحسب الاغروهم لايجفخون بها

اس شعر میں بهم کو مؤخر کیا گیا ہے حالانکہ یہ جفخت کا متعلق ہے۔ پھر شیم موصوف اس کی صفت دلائل کے درمیان اجنبی کا فاصلہ آگیا اور هم کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں تعقید لفظی ہیں۔

تعقید معنوی: اگر مجاز یا کنایہ کے استعمال سے معنی مرادی میں اخفاء ہو تو یہ تعقید معنوی ہے، جیسے: نشر الملك السنته فى المدينة اس میں زمانے سے مراد جاسوس ہیں۔

(ب) فائدہ خبر: اگر مخبر کا اپنی خبر سے مقصود مخاطب کو خبر کا فائدہ دینا ہو تو یہ فائدہ خبر ہے۔

لازم فائدہ خبر: اگر مخبر کا اپنی خبر سے مقصود مخاطب کو یہ بتانا ہو کہ میں بھی اس خبر کا عالم ہوں تو یہ لازم فائدہ خبر ہے۔

خبر کی دوسری اغراض: کبھی خبر کو دوسری اغراض کے لیے بھی لایا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

☆ رحم طلب کرنے کے لیے جیسے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ"

☆ ضعف اور کمزوری کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت زکریا علیہ السلام کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

☆ افسوس [illegible] کے لیے جیسے: حضرت عمران علیہ السلام کی بیوی کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ"

☆ اظہار فرحت کے لیے یعنی اچھی بات کے آنے اور بری بات کے چلے جانے پر جیسے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

☆ ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے جیسے: جھوٹ بولنے کو کہا جائے: الشمس طالعة

☆ اظہار مسرت کے لیے جیسے: اخذت جائزة التقدم۔

سوال نمبر 2: (الف) "هَلْ" کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) حرف "مَا" کے استعمال کی صورتیں مثال دے کر واضح کریں؟

جواب: (الف) هَلْ کی اقسام: هَلْ کی دو اقسام ہیں: ۱۔بسیطہ۔ ۲۔مرکبہ

هَلْ بسیطہ: اگر هَلْ کے ذریعے کسی شئی کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہو جیسے: هَلِ الْعَنْقَاءُ مَوْجُوْدٌ (کیا عنقاء موجود ہے؟)

هَلْ مرکبہ: اگر هَلْ کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود

ہو جیسے: هل تيض العنقاء وتفرخ؟

(ب) ما کے استعمال کی صورتیں

☆ لفظ ما سے کسی شئی کے اسم کی وضاحت طلب کی جاتی ہے، جیسے: مَا الْعَسْجَدُ، ما اللُّجَيْنُ؟ یعنی عسجد اور لجین کیا ہیں؟ تو جواب ایسا لفظ آئے گا جو ان کی وضاحت کر دے یعنی ذَهَبٌ اور فِضَّةٌ۔ (سونا اور چاندی)

☆ کبھی مَا کے ذریعے مسمّٰی کی حقیقت بھی پوچھی جاتی ہے، جیسے: مَا الْاِنْسَانُ؟ تو جواب میں حیوان ناطق کہا جائے گا۔

☆ کبھی ما کا استعمال حقیقت کے بارے میں سوال بھی ہوتا ہے، جیسے: ما انت؟ یعنی انت عالم ام جاهل؟

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ کو ذکر کرنے کی کتنی اور کون کون سی وجوہ ہیں؟

(ب) حذف مسند الیہ کی کوئی پانچ وجوہ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ذکر مسند الیہ کی وجوہ

مسند الیہ کو ذکر کرنے کی دروس البلاغۃ میں چھ وجوہ بیان ہوئی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- تقریر اور وضاحت کے لیے جیسے: اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

۲- قرینہ پر اعتماد کمزور یا سامع کی سمجھ کمزور ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کر دیا جاتا ہے، جیسے: زید کا ذکر کافی پہلے گزرنے کے بعد ضمیر کے بجائے اس کو اسم ظاہر سے ذکر کرنا، جیسے: زید نعم الصديق۔

۳- سامع کی غباوت اور کند ذہنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ سامع اتنا کمزور دماغ ہے کہ بغیر ذکر کے اس کو پتہ ہی نہیں چلتا جیسے: مَاذَا قَالَ عَمْرٌو؟ تو جواب میں هُوَ قَالَ كَذَا کے بجائے عُمَرُ قَالَ كَذَا کہنا۔

۴- سامع کو پختہ کرنے کے لیے تاکہ انکار نہ کر سکے جیسے: قاضی گواہ سے پوچھے: هل

اَقَرَّ زَيْدٌ هٰذَا بِاَنَّ عَلَيْهِ كَذَا۔ یہاں هٰذَا اَقَرَّ سے بھی کام چل سکتا تھا۔

۵- تعجب کے موقع پر بھی ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: عَلِيٌّ يُقَاوِمُ الْاَسَدَ جبکہ عَلِيٌّ کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۶- تعظیم واہانت کے لیے جبکہ وہ لفظ تعظیم واہانت پر دال یعنی کرتے ہوں جیسے: اَجْمَعَ الْمَنْصُوْرُ اس کے جواب میں جس نے کہا: هَلْ رَجَعَ الْقَائِدُ؟ یا اسی سوال کے جواب میں رَجَعَ الْمَهْزُوْمُ کہنا تو یہ توہین کی مثال ہے۔

حذف مسند الیہ کی وجوہ:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 4: (الف) اضافت کی اغراض میں سے کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟

(ب) تفہیم البلاغۃ کی روشنی میں اِنْ، اِذَا، اور لَوْ میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) اضافت کی دو اغراض

۱- جب کسی چیز کی گنتی کرنا متعذر ہو تو اضافت کر دی جاتی ہے، جیسے: اَجْمَعَ اَهْلُ الْحَقِّ عَلٰى كَذَا۔ اب حق والوں کی گنتی محال ہے، اس لیے اَهْلُ حق کی طرف اضافت کر دی۔

۲- تعظیم کے لیے۔ یہ تعظیم مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، جیسے: کتاب السلطان حضر میں کتاب کی عظمت ہے۔ یہ تعظیم مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے، جیسے: هٰذَا خَادِمِىْ میں متکلم کی تعظیم ہو رہی ہے، جو کہ مضاف الیہ ہے۔ دونوں کے غیر کی بھی ہو سکتی ہے: "اَخُو الْوَزِيْرِ عِنْدِىْ"

(ب) اِنْ، اِذَا اور لَوْ میں فرق:

اِنْ اور اِذَا زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے آتے ہیں جبکہ لَوْ زمانہ ماضی میں شرط کے لیے آتا ہے۔

اِنْ امور مشکوکہ میں استعمال ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ شرط کا وقوع یقینی نہیں ہوتا

جبکہ اِذَا کا استعمال امورِ یقینیہ میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اِنْ کا استعمال اکثر فعل مضارع کے ساتھ ہوتا ہے، جو کہ شک پر دلالت کرتا ہے۔ اِذَا کا استعمال اکثر فعل ماضی کے ساتھ ہوتا ہے، جو یقین اور تحقق پر دلالت کرتی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

قصر، ایجاز، اطناب، مساوات، تجاہل عارفانہ، تغلیب، مجاز، توریہ

جواب: قصر، ایجاز، اطناب، مساوات اور توریہ کی تعریفات حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ کرلیں۔

تجاہل عارفانہ:

کسی غرض کی وجہ سے جانتے ہوئے بھی انجان بننا جیسے: لیلیٰ بنت طریف کا شعر ہے:

"ايا شجر الخابور مالك مورقاً

كانك لم تجزع على ابن طريف"

اس میں لیلیٰ جی کو پتہ بھی ہے کہ درخت غیر ذوی العقول میں سے ہے لیکن پھر بھی اس کو خطاب کر رہی ہے۔

تغلیب:

دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری پر غلبہ دیتے ہوئے دوسری پر وہی لفظ بولنا جو پہلی چیز پر بولا جاتا ہے، جیسے: "وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ" اس میں مذکر کو مؤنث پر غلبہ دیا گیا۔ اسی طرح والدین کو اَبَوَانِ کہنا اس میں والد کو والدہ پر غلبہ دیا گیا۔ قَمَرَيْنِ۔ اس میں چاند کو سورج پر غلبہ دینے کے لیے سورج پر وہ لفظ بولا گیا جو چاند پر بولا جاتا ہے۔

مجاز:

لفظ کو غیر مَا وُضِعَ لَهٗ میں استعمال کرنا، جیسے: "يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْ اٰذَانِهِمْ" اس میں مجازاً انگلیوں کے پورے مراد ہیں۔

☆☆☆

درسی کتب

کتاب	مصنف
جہانگیری انتخاب جلالین ومشکوۃ	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری ریاض الصالحین	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری انتخاب احادیث (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الہدایہ (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الموطا امام مالک	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مؤطا امام محمد (2 حصے)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اُصول اشاشی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مسند امام اعظم	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اربعین نووی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
علم التجوید	قاری غلام رسول دامت برکاتہم العالیہ
علم الصرف	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
اصطلاحاتِ حدیث	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
قوائد فقہیہ مع فوائد رضویہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح سراجی	مولانا محمد شفیق الرحمٰن
نوادر نعمی شرح جامی	شبیر پور نوری
ریاض الصالحین (عربی)	علامہ امام شرف الدین نوویؒ
اغرض سلم العلوم	ابواویس محمد یوسف القادری
نایاب کستوری ترجمہ مختصر قدوری	امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفری بغدادی
خلفائے راشدین	علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدیؒ
ضیاء التراکیب (فی حل شرح مائۃ عامل)	ابواویس محمد یوسف القادری
شرح ریاض الصالحین	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ابن ماجہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نسائی شریف	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نوح ایصاح	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح آثار سنن	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ہدایہ نحو	علامہ محمد لیاقت علی رضوی